بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق

ترجمہ

ہم حق کو باطل کے سر پہ کھینچ مارتے ہین تو وہ اُسکے سر کو کچلتا ہے اور باطل فنا ہو جاتا ہے۔

حصۂ دوم

ابطال اعجاز مرزا

مؤلفۂ

مولانا شاہ حکیم سید غنیمت حسین صاحب اشرفی ساکن مخدوم چک مونگیر

جسمین مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قصیدہ اعجازیہ کے مقابلہ مین حسب عدہ ایک عربی مین فصیح و بلیغ قصیدہ جوابیہ پیش کیا گیا ہے جسے حضرات اہل علم ملاحظہ فرماکر خوش ہونگے اور اور مرزا صاحب کے جھوٹے اعجاز کی داد دینگے اور تمہید مین مرزا صاحب کے موٹے موٹے اور سیاہ جھوٹ دکھائے گئے ہین جسے دیکھکر ناظرین خیال کر سکتے ہین کہ ایک مدعی نبوت کے شان سے یہ کسقدر بعید اور خلاف ہے پھر اسکے بعد دکھایا گیا ہے کہ کن وجوہ سے یہ قصیدہ مرزا صاحب کے قصیدہ پر فائق ہے

حسب فرمایش جناب حافظ نور الحسن خان صاحب مہتمم مدرسہ جامع العلوم و مسجد جامع کانپور باہتمام خواجہ عبد الاحد

در مطبع انتظامی واقع کانپور ۱۳۲۳ھ مطبوع گردید

قیمت آٹھ آنہ (۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسکا پہلا حصہ شائع ہو چکا ہی جسمین مرزا صاحب کے قصیدہ اعجازیہ کی صرفی نحوی عروضی وغیرہ وغیرہ غلطیان دکھائی گئی ہین اور دکھایا گیا ہی کہ یہ معجزہ تو کیا کلام ہی صحیح نہین اب اس حصہ مین اس وعدہ کا ایفا ہی جو پہلے حصہ مین کیا گیا تھا یعنے کہ مرزا صاحب کے قصیدہ اعجازیہ کے جواب مین عنقریب اس سے فصیح اور بلیغ قصیدہ پیش کیا جائیگا الحمد للہ کہ اس حصہ مین چھ سو سے زیادہ اشعار کا طویل قصیدہ پیش کیا گیا ہی جماعت احمدیہ اور نیز حضرات اہل علم سے التماس ہے کہ اسے توجہ سے دیکھین کہ یہ قصیدہ مرزا صاحب کے قصیدہ سے فصیح اور بلیغ ہے یا نہین اور اسکے اور تمہید مین دکھایا گیا ہی کہ کن وجوہات سے یہ قصیدہ مرزا صاحب کے قصیدہ سے اعلی اور ارفع ہی مجھکو امید ہے کہ حضرات اہل ضرور اس ناچیز کی التماس پر توجہ فرماوینگے اور اسے دیکھینگے اور مجھے شکریہ کا موقع دینگے وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن

خدا کا ہزار ہزار شکر ہی کہ قصیدہ تمام ہوا۔ ان دونون حصونمین مرزا صاحب کے قصیدہ اعجازیہ کی خوب قلعی کھولی گئی ہی پہلے حصہ مین تو انکی مختلف انواع کی غلطیان دکھائی گئی ہین اور دوسرے حصہ مین انکے قصیدہ اعجازیہ کے مقابلہ مین اس سے اچھا فصیح اور بلیغ قصیدہ جوابیہ پیش کیا گیا ہی ہان بعض حضرات احمدی (مرزائی) مرزا صاحب کیطرف سے عذر گناہ یون کرتے ہین کہ قرآن مجید مین بھی مخالفین اسلام نے خلاف قواعد صرف و نحو بعض آیتونکو بتایا ہی تو اگر مرزا صاحب کا کلام خلاف قواعد صرف و نحو ہو تو کیا عجب ہے لیکن یہ عذر انکا دو طرح سے باطل ہے اول تو قرآن مجید مین ہرگز ایسا کلام نہین ہے جو خلاف قواعد صرف و نحو ہو کیونکہ ائمہ فن نے اسی قرآن اور کلام عرب سے ان قواعد کو مستنبط کیا ہی اور جبکہ انکا ماخذ یہی قرآن اور کلام عرب خالص ہوا تو یہ ممکن نہین ہے کہ ان دونون مخالف ہو بخلاف پنجابی اور بنگالی وغیرہ کے انکا عربی کلام خلاف قواعد ہو سکتا ہی کیونکہ وہ لوگ عربی کی اہل زبان نہین ہین یا بالغرض اگر تھوڑی دیر کے لیے تسلیم بھی کیا جائے کہ قرآن مجید مین بعض کلام خلاف قواعد صرف و نحو ہے تو چونکہ یہ کلام عرب خالص کا ہی اور اسی سے قواعد مستنبط ہوئے ہین اور ان قواعد کے بنانیوالے ائمہ فن مرزا صاحب کیطرح معصوم نہ تھے اسلیے یہ کیا جائیگا کہ ان قواعد کی اصلاح کیجیے نہ قرآن مجید کو معاذ اللہ غلط ٹھہرائے۔ مرزا صاحب کو معصوم اسلیے کہا گیا ہی کہ وہ اپنے قصیدہ اعجازیہ مین فرماتے ہین (ومن طینۃ المعصوم طینی بعطر) یعنی آنحضرتؐ کی معصوم مٹی کا مجھ مین خمیر ہے۔ والسلام خیر ختام

الملتمس غنیمت حسین مخدوم چکی مونگیری

قارئین کرام کو معلوم ہو کہ اس قصیدہ کو تالیف کیے ہوئے ایک مدت ہوئی لیکن جیسا کہ نیک کاموںمین فی زماننا عوائق درپیش آتے ہین درپیش رہے پھر چھپنے مین اسقدر دیر ہوئی جس کی کچھ حد نہین اسپر طرہ یہ کہ غلط چھپا کچھ کاتب کے اغلاط کچھ مصحح کی بے توجہی اور فن تصحیح سے ناواقفیت کچھ مصلح سنگ کی فروگذاشت سب مل کر کچھ عجب نگ ہوا اس صحت نامہ مین بعض ضروری اغلاط کی تصحیح کردیگئی ہے جو باقی رہا ہو اسکو اہل نظر سمجھ لینگے والعذر عند کرام الناس مقبولُ -

صحت نامہ تمہید قصیدۂ جوابیہ مرزائیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۴	لتنفد	تنفد	۳۳	۱۲	سمع	شمع
۔	״	ان تنفذ	ان تنفد	۲۸	۱۱	سب کچھ بھی نہین	یہ سب کچھ بھی نہین
۴	۱	اسکو	اُن کو	۳۰	۳	انجہ من گوئیم	انچہ من گویم
۱۷	۵	انیرین	آخرین	۳۱	۸	تعشق ہین جیسا یعنے	ہین جیسے نقش یعنی
۲۲	حاشیہ سطر	حسینان	حسان	۳۲	۱۷	مقنبی کہتا ہے	متنبی کہتا ہے
۲۳	۴	اصوات	اضوات	۳۲	۱۸	فلم منہم الدعوی	فکم منہم الدعوی
״	۱۰	دل کا منشا	دل کا متشابہ	۳۶		متبنی	متنبی

غلط صحت نامہ قصیدۂ جوابیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۴	مُعَنَّی	مُعَنًّی	۳	۶	یَفخُرُ	یَفخَرُ
۲	۱	یَدُوُقُ	یَذُوقُ	۲	۷	یکدَرُ	یکدُرُ
״	۲	اَخُبَرُ	اَخبَرُ	۳	۱	یَتَدَبَّرُ	یَتَدَبَّرُ
۲	۳	کتاب	کِتَابِ	״	۴۰	ذَالشِّعرُ	ذَاالشِّعرُ
״	۴	لتواعِدُ	تُوَاعِدُ	״	۵	یَدَاءُ	یَدَاءُ
״	۵	غَیَبُ	عَیبُ	״	״	یَفخَرُوا	تَفخَرُ
״	״	بُوَسل	تُوَصِّلُ	۳	۶	عَلیٰ	عَلاً

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۸	جنّۃٌ	جنّتهُم	۹	۶	عَيْرِ	غَيْرَ
〃	۷	خُسَرُوا	خُسِرُوا	〃	〃	مُشْهَّرٌ	تُشْهَرُ
۴	۴	تَبَعَتُهٗ	تَبِعَتُهٗ	۱۰	۱	يَلُفُ فِیْ	يَصْدُرُ
〃	〃	اَلسُّوْءِ	اَلسُّوْءِ	〃	۸	اَلزِّحَافِ	اَلزِّحَافِ
〃	〃	فَتُبَرُّوْا	فَتُبِرُّوْا	〃	۱۰	يَنْشُرُ	يُنْشَرُ
〃	۵	فَدَمَرُوا	فَدُمِّرُوا	۱۱	۱	شَطْرَةٍ	سَطْرَةٍ
〃	۷	عَلٰی	عَلَا	〃	〃	اَلْمُتَبَحِّرُ	اَلْمُتَبَحِّرُ
〃	۱۱	اِیْتَانُ	اِتْیَانُ	〃	۲	عَلٰی	عَلَا
۵	۲	اَكَاذِيْبُ	اَكَاذِيْبَ	۱۲	۱	تَرٰی	نَرٰی
〃	۴	مِنْهَا	فَمِنْهُ	〃	۲	هٰذَا	وَهٰذَا
〃	۵	اَلْهَامَاتُ	اِلْهَامَاتِ	〃	۵	نَغَمْ	نَعَمْ
〃	۷	اَللَّاتِیْ	اَللَّاتِیْ	〃	〃	مَحْشُوَّهٗ	مَحْشُوَّة
۵	۸	بَارِئے	بَارِئِ	〃	۵	بِهَا بِعَلٰی	بِهَا عَلٰی
〃	۹	بِتَزْوِيْج	بِتَزْوِيْجٍ	〃	۱۰	اَكَانَ	فَكَانَ
۶	۳	فَاِنِّیْ	فَاِنِّیْ	〃	۱۱	يَتَبَهَّرُ	يَبْهَرُ
〃	۴	فَنَحْسَرُ	فَتَحْسَرُ	۱۳	۳	وَغَيْرُهِم	وَغَيْرِهِم
〃	۶	خِطْيَةٍ	خُطْبَةٍ	〃	〃	شَاءَ	شَاعَ
		سَلْمُوْهُ دُوْ قُرْدًا	سَلْمُوْهُ دُوْ قُرْدًا	〃	۵	تَبَهُّرُ	تَبَهُّرُ
۷	۱	ضِلَا	ضَلَا	۱۴	۳	اَلْمَجِدِ	اَلْمَجْدُ
〃	۴	نَصِيْرٌ	بَصِيْرٌ	〃	۱۱	مُجَالَةً	مَحَالَةَ
〃	۵	تُوْعَشُ	كُوْعَشُ	۱۵	۲	مُحَالَةٌ	مَحَالَةَ
〃	۶	تُكْبِرُهٗ	تُكْبِرْ	〃	۱۱	فَبِالْمُصْطَفٰی خَيْرُ	فَبِالْمُصْطَفٰی خَيْرَ
〃	۷	مصرع اول کے بجائے یہ مصرع ہونا چاہیے		۱۶	۲	اَلْاَمَالُ	اَلْآمَالُ
		تَلْمُوْنَ شَهْرًا كَانَ مَوْعِدُهُ وَلَا		〃	۳	عَلٰی	عَلَا
〃	۹	شَاءَت	شَاعَتْ	〃	۴	كَرَمَ	كَرُمَ
۸	۱۱	اِنْتَهٰی	وَانْتَهٰی	〃	۵	تَعَنَّتُ	تَعَنَّتَ
۹	۲	جَنَّتْ	جُنَّتْ	〃	۶	يَتَّقُوْءُ	يَسُوْءُ
〃	۵	وَالْعَنْهُ	وَالْعَنْهُ	〃	۱۰	فِی الْبَرِّ	فِی الْبَرِّ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷	۳	عَمَّا نَفَثَ	عَمَّا نَفَثَتْ
"	۴	اَقَمْتَهُ	
"	۵	حَتَّى	حَتّٰى
"	۷	وَطُعْمُهُمْ	وَطَعْمُهُمْ
۱۸	۴	اَلْهُدٰى	لِهُدًى
"	۸	لَا يُمْحٰى	لَا يُمْحٰى
۱۹	۸	يُؤَبِّدُ	يُؤَبَّدُ
۲۰	۲	عَلِىٰ	عَلَا
"	۱۰	حَتْمًا	حَتْمًا
"	۱۱	يُظْهِرُ	يُظْهَرُ
۲۱	۵	قَدْ مَرُّوْا نَوْمَ	قَدْ قَرُّوْا نُوَّمْ
"	۹	پورے شعر کے بجائے یہ شعر ہونا چاہیے وَقَدْ كَانَ شَخْصٌ فِي جَوِّ نُفُوْرٍ يُدَّعَىٰ اَلنُّبُوَّةَ وَالْوَحْيَ دَهَا دَاالتَّكَبُّرُ۔	
"	۱۱	اِلٰى	اِلٰى
۲۳	۱	حَتّٰى ذٰلِكَ تَصُرُّ	حَتّٰى ذٰلِكَ نُصُرُ
"	۷	نُجِيبُهُمْ	نَجِيبُهُمْ
"	"	قُدْمًا	قِدْمًا
"	۱۰	مُؤَيَّدُ	مُؤَيِّدُ
۲۴	۵	مُتْشٍ	خُلُقٍ
"	۶	اَلْقَرَاٰنِ	اَلْقُرْاٰنِ
"	۱۰	نُصْحِ	اَلنُّصْحِ
"	"	حِكَمٍ	حِكَمٍ
۲۵	۵	وَاِنْ كُنْتَ	وَاِنْ كُنْتُ
"	۶	شِعْرَهُ	شِعْرُهُ
"	"	وَالْوَزَنَ	وَالْوَزْنُ
۲۷	۲	لَفْظَدَا	لَفْظَهَا
"	۶	اَلْقَصِيْدِ	اَلْكَلَامِ
"	۷	قَدْ عَوَاهُ	قَدْ عَوَاهُ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵	۴	عَلٰى	عَلَا
۳۰	۵	عَمَّا يَرُوْمُ اِدَّعَاءَهُ	مَاذَا تَرُوْمُهُ
۳۲	۲	بِبَيْتٍ رَاَمِيَتُهُ	بِبَيْتٍ رَأَيْتُهُ
"	۴	تَعْدَادُهُ	تِعْدَادُهُ
"	۶	فَتَخْبِطُ	فَتَخَبَّطُ
۳۴	۶	تُرُدُّنِي	تَرُدُّنِي
"	۱۱	اِنَّهُ	اَنَّهُ
۳۵	۱۱	مُحَالَةَ	مَحَالَةَ
۳۶	۱۱	بُشْرُوْا	بُشِّرُوْا
۳۷	۸	لَيْسَ	كَيْفَ
۳۸	۸	عَلٰى	عَلَا
۳۹	۲	اَصْدَقَ	اَصْدَقِ
۴۰	۲	لِكَيْ	لِمَا
"	۸	وَاذُوْ	وَاذُوْا
۴۱	۵	فَابْشِرُوْا	فَاَبْشِرُوْا
۴۲	۹	ذَنْبُهُ	ذَنْبُهُ
۴۳	۷	جِزْبُ	حِزْبُ
"	۸	مُحَالَةَ	مَحَالَةَ
"	۱۱	آخری مصرع اڑ گیا ہے فَلَا الشَّيْبُ يُؤْذِيْهِ وَلَا الْمَدْحُ يُبْطِرُهُ۔	
۴۴	۷	الرَّدٰى	الرَّدٰى
۴۵	۲	اَفْضَلَ	اَفْضَلُ
۴۶	۲	وَلَا	وَمَا
"	"	زُوْرًا	كِذْبًا
"	۷	لِتَصْلُحَ	وَتَصْلُحَ
"	۹	اٰيَةً	اٰيَةٌ
۴۷	۲	لِمَنْ تَنْتَمِي لَا	لِكَذَّابٍ وَاِ [illegible]
"	۵	يَسْتَحْسِنُوْا	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۸	۳	عَجُزُكَ	عَجُزُكَ
〃	۵	بِنْتِ	بِنْتِ
۴۹	۵	مُغْثَمِرٌ	مُغْثَمِرٌ
〃	۱۱	مُحَالَةً	مُحَالَةً
۵۰	۷	فَيُحَقِّرُ	فَيُحَقِّرُ
۵۱	۱	وَلَا	وَمَا
〃	۲	عَلَى	عَلَا
۵۲	۲	الْمَجْدِ	الْمَجْدَ
〃	۶	يَمْكُرُوا	اَمْكُرُوا
〃	۸	اَلَائِ	اَلَائِ
۵۳	۱	حَيْثُ	حَيْثُ
〃	۵	تُشْعِرُوا	تَشْعُرُ
〃	۷	تَكْثِرُوا	اَكْثِرُوا
۵۴	۲	يَحْسُرُ	يَحْسُرُ
۵۵	۶	تَفْتِكُرُ	تَفْتِكُرُ
〃	۷	عَلِي	عَلَا
۵۵	۱۰	وَتَعْفُوا اَنَّهُ	وَتَغْفُرُ اَنَّهُ
۵۶	۵	مُنَاطَرَةٌ	مُنَاظَرَةٌ
〃	۱۰	اَلْمُنَاظِرَةُ	اَلْمُنَاظَرَةُ
〃	〃	اَلْخَبِيْثُ	خَبِيْثُ

صفحہ	سطر ترجمہ	غلط	صحیح
۴	۵	انکے	جسکے
۴	۸	مقرر	موقوف
〃	۹	اور مسیح	اور وہ
〃	〃	بچاؤن	سوردی
〃	〃	کریگا	کرتا
۴	۱۰	توڑے گا کر	توڑتا کرتا
۹	۹	جھوٹا	جھوڑے
۱۱	۱۰	پہونچیں	پہونچی
۱۲	۱۰	ضامت	فصاحت
۱۶	۲	ای عاشق باوجود	ای عاشق باوجودیکہ
۱۸	۲	جان مختار	جان نثار
۲۱	۹	چونکہ نوان شعر بدلا گیا ہے اسکا ترجمہ بھی یوں ہونا چاہیے ایک شخص جون یوں بھی دعوے نبوت ووحی کا کرتا تھا جسے اسکے تکبر نے گرا دیا۔	
۲۳	۲	جس سے	جن سے
۴۳	۴	عبارت	جسارت
۳۵	۱۰	یزکی بیعت	یزید کی بیعت
۴۶	۲	اسکا دعوی نکر کہ	جو اسکا دعوی کرتا ہی کہ
۵۶	۶	اور وہ کانا بھی تھا	اور وہ کانا بھی تھا یعنی با فقط روشن علی

تمت

صحت نامہ ترجمہ قصیدہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱	رائین	راتین
〃	〃	دل سو	دل تو
〃	۱۰	چند آیتون	دوسری آیت
۳	۱	دلیل ہے	دلیل
۴	۴	انکے	اس کے

مرزا صاحب کے ضمیمہ کتاب نزول المسیح پر ایک نظر

یعنے

قصیدۂ اعجازیہ کا بے نظیر جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

انا فتحنا لک فتحاً مبینا٭

خدا کا ارشاد ہے کہ ہمنے تجھے کھلی کھلی فتح دی

مرزا صاحب ضمیمہ کے صد سطر ایک مین لکھتے ہین (آپ صاحبون پر واضح ہو کہ اس مضمون کے لکھنے کی اسلیے ضرورت پیش آئی کہ موضع مُد ضلع امرتسر مین باصرار منشی محمد یوسف صاحب کے میرے دو مخلص دوست ایک مباحثہ مین گئے ہماری طرف سے مولوی محمد سرور صاحب مقرر ہوئے اور فریق ثانی نے مولوی ثناء اللہ کو امرتسر سے طلب کر لیا اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اُس بحث مین خیانت اور جھوٹ سے کام نہ لیتے تو اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی - لیکن چونکہ مولوی صاحب موصوف نے میری پیشینگوئیون کی تکذیب مین دروغگوئی کو اپنا ایک فرض سمجھ لیا اس لیے خدا وند تعالےٰ نے سبحے اس مضمون کے لکھنے کیطرف

٭ مرزا صاحب نے اپنی کتاب ضمیمہ نزول المسیح کے شروع مین اس آیت کو لکھا ہے ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین - یعنی اے ہمارے خدا ہم مین اور ہماری قوم مین سچا سچا فیصلہ کر اور تو ہی ہے جو سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے - مرزا صاحب نے تمنا کی اور مؤلف کو خدا نے کھلی کھلی فتح دیدی ۱۲

توجہ دلائی "تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد"
حضرات ناظرین انصاف سے دیکھین کہ اِس جگہ مرزا صاحب نے کسقدر چمکتے ہوئے جھونٹ سے کام لیا ہی اور دروغ کو پر فروغ کر کے دکھایا ہی جیسا کہ ناظرین آئندہ دیکھین گے شاید اس جھونٹ کی وجہ یہ ہو کہ مرزا صاحب کے خیال خام کیموافق مولوی ثناء اللہ صاحب نے مناظرہ مین جھونٹ سے کام لیا تو مرزا صاحب کو بھی اسکے جواب مین گھڑ نیٹھے جھونٹ کا التزام کرنا پڑا مگر مین کہتا ہون کہ اُسکی یہ وجہ نہین ہی بلکہ صرف یہی وجہ ہی جو مرزا صاحب کی زبان سے بے اختیار نکلی مصرع

تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

مرزا صاحب کے سفید جھونٹ

مرزا صاحب صفحہ ۸ سطر ۴ مین لکھتے ہین ہمارے منصفین ہماری کتاب نزول المسیح کے پڑھنے والون پر جسمین ڈیڑھ سو نشان آسمانی صدہا گواہونکی شہادت کے ساتھ لکھا گیا ہی یہ امر پوشیدہ نہین کہ میری تائید مین خدا اسکے کامل اور پاک نشان بارش کیطرح برس رہے ہین اور اگر ان پیشینگوئیون کے پورا ہونیکے تمام گواہ اکٹھے کئیے جائین تو مین خیال کرتا ہون کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہونگے"

اب جماعت احمدیہ (مرزائیہ) غور کرین کہ مرزا صاحب کا یہ خیال خام سراسر جھونٹ اور لغو ہی کیونکہ مرزا صاحب نے جو ڈیڑھ سو نشان نزول المسیح مین گنوائے ہین اُسمین سب تو پیشینگوئی نہین اگر تنزلاً ہی مان لی جائین اور فی پیشینگوئی کے سو ہی جھوٹھے گواہ بھی ہون تب بھی انکی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ نہین ہوتی اور مرزا صاحب تو ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ فرماتے ہین بالفرض اگر یہ صحیح ہی تو جماعت احمدیہ ابھی صرف ایک ہی لاکھ بلکہ دو ہی چار ہزار گواہون کو جنھون نے اُسکو معائنہ کیا ہی بتفصیل بیان کرے تا کہ ہملوگ بھی اُنکو دیکھین کہ وہ گواہ کس وزن اور قیمت

پہلا جھونٹ

کے ہین۔مگر ان جماعت سے یہ اُمید موہوم بلکہ محال ہے۔

دوسرا جھوٹ

صفحہ ۲ سطر ۱ مین مرزا صاحب لکھتے ہین "مجھے اُس خدا کی قسم ہی جس کے ہاتھ مین میری جان ہی کہ وہ نشان جو میرے لیئے ظاہر کیئے گیئے اور میری تائید مین ظہور مین آئے اگر اُنکے گواہ ایک جگہ کھڑے کیئے جائین تو دُنیا مین کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اُسکی فوج اِن گواہون سے زیادہ ہو"

ناظرین دیکھو کہ یہ کتنا صریح اور صاف جھونٹ ہی اور اسپر یہ دلیری کہ اسکو قسم کھا کر مرزا صاحب فرماتے ہین ہان مرزا صاحب کو کفارہ قسم کا کیا خوف ہو سکتا ہی جب کبھی اسکی نوبت آئی ایک الہام تازہ گڑھ لیا سارا کفارہ گاؤخرد ہو گیا اخبار رسالت مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۵ء مین تھا" اور جرمنی کے پاس ۱۹۱۲ء مین بانوے لاکھ سے بھی زیادہ فوج تھی" حضرات ناظرین دیکھین کہ جب ۱۹۱۲ء مین صرف جرمنی کے پاس بیانوے لاکھ سے زیادہ فوج تھی تو اب کتنی فوج ہوگی اور زار روس کے پاس تو اس سے کہین زیادہ فوج ہی تو کیا مرزا صاحب کی پیشینگوئیونکے گواہ ایک کروڑ سے زیادہ ہین؟ اگر ایسا ہی تو بالفعل جماعت صرف ایک لاکھ بلکہ وہی چار ہزار گواہون کو بیان کرے تاکہ ناظرین دیکھین کہ وہ گواہ کیسے ہین جھوٹھے ہین یا سچے معتبر ہین یا نہین۔ناظرین مین کہتا ہون کہ مرزا صاحب کے گواہ تو جو ہین وہ ظاہر لیکن اسمین شک نہین کہ مرزا صاحب کے جھونٹ تو اسقدر ہین کہ تمام دنیا کے بادشاہونکی فوج اُسکے سامنے ہیچ۔لو کان البحر مدادا لاکاذیب المرزا لنفد قبل ان تنفد اکاذیب المرزا

تیسرا چوتھا پانچوان جھوٹ

صفحہ ۲ سطر ۶ مین لکھتے ہین" مین وہی ہون جسکے وقت مین اونٹ بیکار ہو گئے اور پیشینگوئی آیت کریمہ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ پوری ہوئی اور پیشینگوئی حدیث ویترکن القلاص فلا یسعٰ علیھا نے اپنی پوری چمک دکھلادی۔یہانتک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اور جراند والے بھی اپنے پرچون مین بول اُٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہی یہی اُس پیشینگوئی کا ظہور ہی جو قرآن و حدیث مین اِن لفظون سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہی

یہان مرزا صاحب نے تین جھونٹ یکے بادیگرے جمع کردیے ہین مین اسکو تفصیل سے بیان کرتا ہون
سب سے پہلے جو آپنے قرآن کی آیت لکھی ہے اور خواہ مخواہ اُسے پیشینگوئی فرماکر مسیح موعود کی علامت بتایا ہے
حالانکہ آیت کو اس سے کچھ تعلق نہین اسیے پہلے مین نقل کرکے اُسکا مطلب اُردو مین لکھتا ہون ناظرین اُسے
دیکھین اور پھر مرزا صاحب کے تفسیر کی داد دین = اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ ٥ وَاِذَا النُّجُوْمُ انکدرت ٥
واذا الجبال سیرت ٥ واذا العشار عطلت ٥ واذا الوحوش حشرت ٥ واذا البحار سجرت ٥ واذا
النفوس زوجت ٥ واذا المؤدة سئلت ٥ بای ذنب قتلت ٥ واذا الصحف نشرت ٥ واذا السماء
کشطت ٥ واذا الجحیم سُعّرت ٥ واذا الجنّة اُزلفت ٥ علمت نفس ما احضرت ٥ یعنے
جب آفتاب تاریک ہوجائے ستارونکی روشنی مدھم ہوجائے۔ پہاڑ حرکت مین آجائین۔ اونٹنیان جو
جننے کے قریب ہین بیکار چھوڑ دی جائین۔ صحرائی جانور آبادی مین آبھرین۔ دریا پاٹ دیے جائین
مُردے زندہ کیے جائین۔ زندہ درگور بچے کی بازپرس کیجائے کہ کس گناہ مین ماری گئے۔ نامۂ اعمال کھولے جائین
آسمان کھینچ لیا جائے۔ دوزخ گرم کی جائے۔ جنت قریب کردی جاوی تو اُسوقت ہر شخص اپنے اعمال کو
جان لیگا۔ اب مین جماعت احمدیہ سے پوچھتا ہون کہ کیا یہ تمام نشانیان مسیح موعود کی ہین اگر
ایسا ہے تو بتائین کہ ان آیات مین وہ کون لفظ اور جملہ ہے جس سے اسکی طرف ضعیف سا
بھی اشارہ ہو دوسری یہ بتائین کہ کیا یہ تمام چیزین ہوگئین۔ اور سب کا ظہور ہوگیا؟ کیا آفتاب
تاریک ہوگیا؟ کیا ستارون کی روشنی مدھم ہوگئی؟ کیا پہاڑ حرکت مین آگئے؟ کیا صحرائی
جانور آبادی مین آبھرے؟ کیا دریا بھر دیے گئے؟ وغیرہ وغیرہ اصل یہ ہے کہ یہ سب
قیامت کے آثارات سے ہین العشار اُن اونٹنیون کو کہتے ہین جسکے جننے کے دن قریب ہون
چونکہ عرب ان اونٹنیون کو ایسے وقت مین عزیز رکھتے ہین اور حفاظت کرتے ہین اور
سواری نہین کرتے ہین خدا نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کا دن ایسا ہولناک ہوگا اور

ایسی بے خبری ہوگی کہ عرب گابھن اونٹنیون کو بھی غیر محفوظ چھوڑ دینگے۔ اب بتاؤ
یہ گابھن اونٹنیون کو بیکار چھوڑ دینا مسیح موعود کی نشانی کسطرح ہوگئی اسلیے مرزا صاحب
کے اس کلام مین یہ پہلا جھونٹ ہے۔ اب جو شخص خدا پر افترا کرنے مین نہ شرمائے اور خدا کی
طرف وہ باتین منسوب کرے جو خدا نے نہین کہین تو ایسے شخص کی بیباکی کا کیا ٹھکانا ہے۔ اب
حدیث شریف کی نسبت عرض ہے۔ پہلے پوری حدیث لکھکر اسکے معنی بیان کرتا ہون تاکہ ناظرین
کو پوری کیفیت مرزا صاحب کے صدق کی معلوم ہو عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب
ولیقتلن الخنزیر ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذھبن الشحنا والتباغض
والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم۔ مشکوۃ باب نزول
عیسے علیہ السلام۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ بخدا ابن مریم آسمان سے اُتریںگے فیصلہ کرنے والے منصف ہوکر پھر توڑینگے صلیب کو
اور مارینگے سور کو اور موقوف کردینگے جزیہ (کافرون پر حفاظت کا ٹکس) اور
چھوڑی جائینگی جوان اونٹنیان تو اُنپر سواری نہ کیجائینگی۔ اور عداوت
وکینہ وحسد سب دور ہو جائینگے اور لوگ مال کے لیے لوگون کو بلائینگے مگر کوئی
نہ لیگا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

حضرات ناظرین دیکھین کہ اس حدیث مین نزول ابن مریم علیہ السلام کا ذکر ہے اور اُنکے
تشریف لانیسے دنیا مین جو عدل و انصاف ہوگا اور بلائین دور ہونگی سہولت سفر ہوگی اور جو برکات
نازل ہونگی انکا بیان ہے نہ اسمین مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کوئی ذکر ہے نہ مکہ اور مدینہ کے درمیان سہولت سفر کی کوئی
تخصیص ہے۔ معزز ناظرین سے مین پوچھتا ہون کہ کیا مرزا صاحب ابن مریم تھے؟ ہرگز نہین

کیا مرزا صاحب نے صلیب کو توڑا اور توحید کا غلبہ عیسائیت پر ہوا کیا آج دنیا مین مسلمانون بلکہ مرزائیون کی تعداد عیسائیون سے زیادہ ہی؟ نہین ہرگز نہین۔ کیا مرزا صاحب نے کافرون سے جزیہ یعنی ٹکس حفاظت موقوف کردیا اور اُٹھا دیا کیونکہ مسیح موعود کی ایک علامت یہ بھی ہی کیونکہ وہ کافرون کو قتل کرینگے یا مُسلمان بنائین گے اور جزیہ لیکر اپنے ملک مین کافرون کو نہین رہنے دینگے تمام مُسلمان ہی مُسلمان نظر آئین گے مگر مرزا صاحب کیوجہ سے یہ سب کچھ نہین ہوا بلکہ اُسکا اُلٹا ہوا عیسائیون نے مسلمانون پر ٹکس بڑھا دیا ہی۔ کیا اب اونٹنون پر سفر نہین کیا جاتا ہی؟ ہرگز نہین۔ کیا عداوۃ بعض کینہ لوگون سے دور ہوگیا؟ نہین۔ بلکہ اُسکا اُلٹا ہوگیا مرزا صاحب کے تشریف لانے سے خود مسلمانون مین تفرقہ ہوا اور ایک نیا فرقہ مرزا صاحب نے بنا دیا جو تمام مسلمانون کو کافر کہتا ہی اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز بتاتا ہے۔

اور کیا مرزا صاحب کے آنے سے لوگ ایسے امیر ہوگئے کہ اُنکو روپیہ پیسہ کی حاجت نہ رہی اور کیا اُنکو روپے دیئے جاتے ہین اور وہ نہین لیتے؟ ہرگز نہین۔ مرزا صاحب کے تشریف لانے سے یہ سب تو کچھ نہ ہوا البتہ قحط سالی ہوئی طاعون و پلیگ ہوا لوگ قحط سالی کیوجہ سے مفلس ہوئے تباہ ہوئے۔ افسوس قادیان جسے دارالامان کہا جاتا تھا اور وہ اُسکے رسول کا تختگاہ ہی اُسمین بھی پلیگ ہوا اور حضرات مرزائی بھی مرے جسکی وجہ سے مرزا صاحب نے اپنا جلسہ بھی ایک سال بند کیا۔ ہان مرزا صاحب کی وجہ سے یہ ہوا کہ تمام آدمی پر مختلف بلائین آسمانی اور دُنیاوی آفتین نازل ہوئین۔ یہ ہی اِس کلام مین مرزا صاحب کا دوسرا جھوٹ اب تیسرا جھوٹ کو ملاحظہ فرمائیے "یہانتک کہ عرب و عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچون مین بول اُٹھے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہی یہی اُس پیشینگوئی کا ظہور ہی جو قرآن و حدیث مین ہے" مرزا صاحب کو بتانا تھا کہ عرب اور عجم کے کن اڈیٹرون اور صاحبان جرائد نے اس پیشینگوئی کے متعلق کیا لکھا تا کہ ناظرین اُسے دیکھتے اور معلوم کرتے کہ کسطرح اِن اڈیٹرون نے اِسے

پیشینگوئی کا مصداق ٹھہرایا - اسکے سوا عرض یہ ہی کہ اگر بالفرض مان لیا جائے کہ قرآن وحدیث مین اسی پیشینگوئی کا ذکر ہی جس کو مرزا صاحب فرماتے ہین اور تمام عرب وعجم کے اخبار والے بھی انکی تائید مین اپنے پرچون مین بول اُٹھے یہ سب ٹھیک ہوا اب سوال یہ ہی کہ کیا مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل چلی اور اونٹ بیکار ہوئے - لیکن مرزا صاحب کی قسمت پر سخت افسوس ہی کہ اسکا بھی جواب نفی مین دیا جاتا ہی یعنی اسوقت تک مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ریل نہ چلی اور نہ اونٹ بیکار ہوئے - ریل کی پٹری آئی سب سامان جدہ پہنچا مگر مرزا صاحب کی پیشینگوئی کا یہ اثر ہوا کہ پٹری وغیرہ سارا سامان پڑا کا پڑا رہگیا یہانتک کہ مرزا صاحب دُنیا سے رخصت ہوئے اور نہ لائن طیار ہوئی نہ ریل چلی - اے کاش مرزا صاحب یہ پیشینگوئی نہ فرماتے تو خدا اسے ضرور پورا کرتا اور بیچارے حاجیون کی تکلیف رفع ہوتی - مدینہ سے دمشق سیکڑون کوس ریل چلنے لگی لیکن حجاز ریلوے لائن ابتک یونہی پڑی کی پڑی رہگئی سچ ہے ؎

قدم نامبارک ومسعود

گر بدریا رود برآرد دود

اسکے بعد مرزا صاحب صفحہ ۲ سطر ۱۱ مین لکھتے ہین "ایسا ہی خدا کی تمام کتابون مین خبر دیگئی تھی کہ مسیح موعود کے وقت مین طاعون پھیلے گی اور حج روکا جائیگا - اور ذوالسنین ستارہ نکلے گا اور ساتوین ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا جو مقدر ہی جو دمشق کے شرقی سمت مین اسکا ظہور ہو اور نیز وہ صدی کے سر پر اپنے تئین ظاہر کریگا جبکہ صلیب کا بہت غلبہ ہوگا سو آج وہ سب باتین پوری ہو گئین"

ناظرین اس چمکتے ہوئے روشن جھوٹ کو دیکھین کہ خدا کی تمام کتابون مین ان سب آثارات کے متعلق خبر دی گئی ہی - دور نہ جاؤ قرآن شریف ہی کو لو جو ہر مسلمان دیندار کے گھر مین موجود ہے - اور خدا کی تمام کتابون مین داخل ہی - کیا آج کوئی ہی جو بتا سکے کہ قرآن مجید مین یہ آثارات مسیح موعود

چھٹا
ساتواں
آٹھواں
نواں
دسواں
گیارھواں
جھوٹ

کے لیے لکھے ہین - مین دعوے کے ساتھ کہتا ہون کہ ہرگز اوس قرآن مجید مین جو مسلمانونکے ہاتھون مین ہے یہ آثارات مسیح موعود کے لیے نہین ہین اور نہ کوئی دکھا سکتا ہے - ہان حضرات مرزائی اگران آثارات کو اُس قرآن مجید مین دکھادین تو ہوسکتا ہے جسمین انکے مرشد نے اذا العشار عطلت کو مسیح موعود کی علامت بتایا - اسمین مرزا صاحب نے چھ علامتین بتائین ہین اسیلئے اس کلام مین انکے یہ چھ جھوٹ ہوئے -

بارھوان تیرھوان جھوٹ

پھر ص۲ سطر۱۳ مین لکھتے ہین "اور میری تائید مین میرے ہاتھ پر خدا نے بڑے بڑے نشان دکھلائے آتھم کی موت ایک بڑا نشان تھا جو پیشینگوئی کے مطابق ظہور مین آیا" الخ یہان تو مرزا صاحب نے نہایت ہی دیانت اور سچائی سے کام لیا اور بڑی جرأت کو کام فرمایا بقول شخصے دروغگویم برروے تو + اولا تو کوئی معمولی نشان بھی خدا نے مرزا صاحب کی تائید مین نہین دکھایا اور بڑے نشان تو بڑی بات ہے، اگر کوئی نشان ہے تو جماعت احمدیہ اسکو پیش کرے - اگر مرزا صاحب کی پیشینگوئیان بڑے نشان ہین تو انکی چھپان مولوی ثناء اللہ صاحب نے الہامات مرزا مین خوب اوڑائین ہین آتھم کی پیشینگوئی جسکو بڑا نشان فرمایا ہے اسمین تو مرزا صاحب کی ایسی ذلت ہوئی کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نکرے گر مرزا صاحب ہی تھے کہ زندہ رہے اسکا خلاصہ یون ہے کہ مرزا صاحب اور آتھم عیسائی سے امرتسر مین مناظرہ ہوا اور پندرہ دن تک مناظرہ رہا مناظرہ کے اختتام پر مرزا صاحب نے یہ پیشینگوئی آتھم کے متعلق کی کہ وہ پندرہ مہینہ مین مرجائیگا - وہ بوڑھا آدمی مرزا صاحب کے ہمسن تھا مرزا صاحب نے خیال فرمایا کہ اگر مرگیا تو بازی جیتی اور نہین مرا تو پھر کوئی الہام گڑھ لینگے یہ تو گھر کی کھیتی ہے چنانچہ پانچوین ستمبر ۱۸۹۴ع کو اسکی میعاد ختم ہوئی اور آتھم صحیح وسالم رہا اور ۶ ستمبر کو عیسائیون نے بڑی خوشی کی اور فیروزپور سے آتھم کو امرتسر واپس لائے اور اشتہار اور اعلان دیا بعض اشعار اسکے ناظرین کے تفریح طبع کے لیے لکھتا ہون -

پنجۂ آتہم سے مشکل ہے رہائی آپکی — توڑہی ڈالین گے یہ نازک کلائی آپکی

آتہم اب نہ ہی آکر دیکھ لو آنکھون سے خود — بات کب یہ چھپ سکے ہو اب چھپائی آپکی

اب خواہ مخواہ مرزا صاحب لکھتے ہین کہ آتہم کی موت ایک بڑا نشان تھا جو پیشینگوئی کے مطابق ظہور مین آیا۔ لیکن مرزا صاحب کا عمل تو اسپر ہی شرم چہ ...... کہ پیش مردان بیاید۔

پھر صفحہ ۳ سطر ۱۹ مین لکھتے ہین "دیکھو لیکھرام کی نسبت جو پیشینگوئی کی گئی تھی اسمین صاف بتلایا گیا تھا کہ وہ چھ برس کے اندر قتل کے ذریعہ سے ہلاک کیا جائیگا اور عید کے دن سے وہ دن ملا ہوا ہوگا وہ کیسی صفائی سے پوری ہوئی الخ"

چودہ۱۴ حوان چھوٹ

مرزا صاحب کی اِس پیشینگوئی کا خلاصہ یہ ہی کہ پنڈت لیکھرام پشاوری پر چھ برس کے اندر کوئی ایسا عذاب نازل ہوگا جو معمولی تکلیفون سے نرالا اور خارق عادت ہو اور اپنے اندر ہیبت آلہی رکھتا ہوگا۔ واقعہ یہ ہی کہ لیکھرام چُھری سے قتل کیا گیا اور ایسے واقعات ہوا ہی کرتے ہین خصوصاً پنجاب کے علاقہ مین تو ایسی وارداتین بکثرت ہوتی ہین نہ یہ معمولی تکلیفون سے نرالا ہی اور نہ خارق عادت ہو نہ اپنے اندر ہیبت آلہی رکھتا ہی۔ اگر ناظرین اسکی تفصیل دیکھنا چاہین تو الہامات مرزا صاحب صفحہ ۵۴ مین دیکھین اسپر مرزا صاحب کا یہ فرمانا کہ کیسی صفائی سے پوری ہوئی کسقدر عبرت انگیز اور شرمناک بات ہے۔

اسکے بعد مرزا صاحب مولویون کو اندھا، یہودی، عیسائی بتاتے ہوئے ایک یہودی کا قول حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے پیشینگویون کے نسبت نقل کرکے صفحہ ۵ سطر ۴ مین لکھتے ہین "اب بتلاؤ کہ اِس یہودی اور مولوی محمد حسین اور میان ثناء اللہ کا دل باہم تشابہ ہین یا نہین"

مجھے جناب مرزا صاحب کی ذات پر سخت افسوس ہی کہ مسیح موعود ہوکر تمام عمر مین دو چار یہودیون اور عیسائیون کو تو مسلمان نکر سکے البتہ مُسلمانون کو یہودی اور نصرانی بنا چھوڑا۔ غیر

مولوی ثناء اللہ اور مولوی محمد حسین صاحب کا دل تو یہودیوں سے جسطرح مشابہ ہی اُسے تو مین ناظرین کے فیصلہ پر چھوڑتا ہون مگر مین یہان یہ دکھاتا ہون کہ جھوٹے مدعیان نبوت اور دجالونکے حالات اکثر باہم مشابہ ہوئے چنانچہ مرزا صاحب کے پہلے جونپور مین ایک شخص شیخ محمد ۸۴۷ھ مین پیدا ہوا اُسنے چونکہ یہ سنا تھا کہ مہدی کے ہاتھ پر خلق رکن اور مقام (مکہ مین حرم محترم مین جگہ کا نام ہی) کے درمیان بیعت کرے گی اسواسطے اسنے بھی اُس مقام مین دعویٰ من اتبعنی فھو مومن (یعنی جس نے میری پیروی کی وہی مومن ہی) کا کیا اور میان نظام اور قاضی علاءالدین نے آمنا وصدقنا (ہم ایمان لائے اور تصدیق کی) بول کر جھٹ بیعت کرلی تاکہ یہ ٹوٹکا بھی ادا ہوجائے اور بولے کہ دو گواہ بس ہین - ہدیہ مہدویہ صفحہ ۳۷ -

شیخ محمد کا یہ پہلا دعویٰ مہدویت یا نبوت کا مکہ معظمہ حرم محترم مین سن نوسوایک ۹۰۱ مین ہوا ہی واپس آنے پر پھر کچھ دنون کے بعد دوسرا دعویٰ مہدویت کا سن نوسوتین ۹۰۳ ہجری مین کیا - اور تیسرا دعویٰ بڑے زور کا سن نوسوپانچ ۹۰۵ مین کیا ہدیہ مہدویہ صفحہ ۳۰ مین اس آخری دعویٰ کا حال اسطرح لکھا ہی "چونکہ مدت سے یہ مریدین شیخ کے درپے تھے کہ دعوی مہدویت کا کرو اور بار بار اسکے خواہان تھے اور شیخ ہرچند ٹالتے چلے جاتے تھے یہ لوگ تقاضا نہین چھوڑتے تھے چنانچہ بپاس خاطر اُن کے دو بار اس سے پہلے دعویٰ کیا تھا لیکن بعد اُسکے سکوت اختیار کیا تھا اسپر چندان اصرار نہ تھا اب سب نے کمال اصرار کیا شیخ بھی تیار ہوگئے اور فرمایا کہ مجکو اٹھارہ برس سے بار بار حکم خدا کا بلا واسطہ ہوتا ہی کہ دعویٰ کر مین ٹالتا چلا جاتا ہون اب مجکو حکم ہوا ہی کہ اے سید محمد دعویٰ مہدویت کہلانا ہو تو کہلا نہین تو ظالمین مین کر دون گا اسواسطے مین بصحت عقل وحواس دعویٰ کرتا ہون

اَنَا مَھْدِیٌ مُبِیْنٌ مُرَادُ اللہِ - اور اپنا چمڑا دونون اُنگلیون سے پکڑ کر کہا کہ جو کہ مہدویت اِس ذات سے منکر ہوئے وہ کافر ہی اور مین خدا سے بے واسطے احکام وغیرہ لیا کرتا ہون اور فرمان

شیخ محمد جونپوری مدعی مہدویت اور مرزا صاحب مدعی مسیحیت کا مقابلہ

حقتعالے کا ہوتا ہو کہ علم اوّلین اور آخرین کا تجکو دیا۔ اور بیان معنی قرآن اور کنجی خزانہ ایمان کی تجکو دی ہمنے تجھے جو قبول کرے وہ مومن ہو اور تیرا جو منکر ہوے وہ کافر ہو اسطرح بہت سی باتین خدائے پاک کی طرف نسبت کین خوندمیر اور تمام اصحاب کہ تین سو ساٹھ تھے اپنا عین مقصود جان کر کہا سکو اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا،،

اب ناظرین مرزا صاحب کے اقوال اور جونپوری کے اقوال کا مقابلہ کرکے دیکھین کہ کسقدر مشابہ ہین۔

مرزا غلام احمد قادیانی	شیخ محمد جونپوری
۱ پھر مین قریبًا بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہو بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین مین مسیح موعود قرار دیا ہو اور مین حضرت عیسیٰ کے آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جارہا جب بارہ برس گذر گئے تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دیجائے تب تواتر سے اس بارہ مین الہامات شروع ہوے کہ تو ہی مسیح موعود ہو۔ اعجاز احمدی صفحہ ۶ سطر ۱۲	۱ اور (شیخ نے) فرمایا کہ مجکو اٹھارہ برس سے باربار حکم خدا کا بلاواسطہ ہوتا ہے کہ دعویٰ کرین ٹالتا چلا جاتا ہون اب مجکو یہ حکم ہوا کہ اے سیّد محمد دعویٰ مہدویت کھلا علا ہو۔ تو کھلا نہین تو ظالمون مین کرونگا۔ ہدیہ مہدویہ صفحہ ۳۸ سطر ۲۲
۲ اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے ھو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله۔ اعجاز احمدی صفحہ ۷ سطر ۳ یعنی وہ عزیز اور غالب	۲ اور عالم میان نے استفتاے کبیر مین لکھا ہو کہ سیّد محمد جونپوری نے جم غفیر کے سامنے دعویٰ کیا کہ حکم اللہ تعالیٰ کا اس بندہ کو ہوتا ہو کہ آیت اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ آخر تک

خدا ہی جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین
لیکر بھیجا تاکہ تمام ادیان باطلہ پر اُس رسول
کو فتح دے۔" اور مجھے حکم ہوا کہ فاصدع
بما تومر یعنی جو تجھے حکم ہوتا ہی وہ کھول کر
لوگون کو سنادے" اعجاز احمدی صفحہ، سطر ۱۵

۳۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور تعلیم اور میری
بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانون کیلئے
مدار نجات ٹھہرایا۔ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶۔

۴۔ ماسوا اسکے یہ بھی تو سمجھو کہ صاحب شریعت
کیا چیز ہی جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند
امر ونہی بیان کیئے اور اپنی امت کے لیئے
ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت
ہوگیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے
مخالف ملزم ہین کیونکہ میری وحی مین امر بھی
ہی اور نہی بھی مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین
یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم
ذالك ازکی لھم اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶۔

۵۔ انت منی بمنزلتہ توحیدی وتفریدی انت
بمنزلتہ ولدی۔

خاص تیری ذات کے حق مین ہی ہمنے اور مراد
لفظ من سے اھلمن کان مین خاص ذات
تیری ہی اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ فرمان حقتعالےٰ
کا ہوتا ہی کہ آیت ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ
اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا آخر تک
تیری قوم کے حق مین ہی۔ الخ ہدیہ مہدویہ صفحہ ۱۱ سطر ۹
میان خوندمیر داماد و جانشین شیخ جونپوری
مکتوب ملتانی مین لکھتے ہین کہ حقتعالیٰ در کلام
خویش خبر داد ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ اے
بلسان المھدی صفحہ ۱۱۸ سطر ۱

۳۔ تصدیق مہدویت سید جونپوری کی فرض ہی
اور انکار اُنکی مہدویت کا کفر ہی۔ ہدیہ مہدویہ صفحہ ۱۶ و ۲۰

۴۔ عقیدہ شانزدہم یہ کہ (مہدویہ) شیخ محمد صاحب
جونپوری کو نبی بلکہ رسول صاحب شریعت
تازہ جانتے ہین۔ الخ ہدیہ صفحہ ۲۳ سطر ۲۳۔
(چنانچہ) شواہد کے تیرھوین باب مین لکھا ہی کہ
مہدویت اور نبوت مین نام کا فرق ہی اور
کام اور مقصود ایک ہے ص ۲۴ سطر ۱۴۔

۵۔ عقیدہ نہم سید محمد جونپوری سوائے محمد صلی اللہ علیہ

۶ـ مگر ہم باادب عرض کرتے ہین کہ پھر وہ حَکَم کا لفظ جو
مسیح موعود کی نسبت صحیح بخاری مین آیا ہو اُسکے
ذرا معنی تو کرین ہم تو اب تک یہی سمجھتے تھے کہ حَکَم اُسکو
کہتے ہین کہ اختلاف رفع کرنیکے لیئے اُسکا حکم قبول
کیا جائے اور اُسکا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی
موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے۔ اعجاز احمدی صفحہ ۲۹ سطر ۴
ہان تائیدی طور پر ہم وہ حدیثین بھی پیش کرتے
ہین جو قرآن شریف کے مطابق ہین اور میری وحی
کے معارض نہین اور دوسری حدیثونکو ہم ردی
کیطرح پھینک دیتے ہین۔ اعجاز احمدی صفحہ ۳۰ سطر ۲۱

علیہ وسلم کے افضل ہین ابراہیم و موسیٰ و
عیسیٰ و نوح و آدم اور تمام انبیاء اور مرسلین
سے ہدیہ صفحہ ۱۷ سطر ۱۰۔

۶ـ عقیدہ ہفتم یہ کہ جو احادیث رسول خدا کے
اور تفاسیر قرآن اگرچہ کیسی ہی روایات
صحیحہ سے مروی ہون لیکن شیخ جونپور کے
بیان اور احوال سے مقابل کرکے دیکھنا
اگر مطابق ان کے احوال کے ہو وین۔
صحیح جاننا ورنہ غلط جاننا۔ ہدیہ صفحہ ۱۷ سطر ۱۹

حضراتِ ناظرین انصاف سے فرمائین کہ شیخ محمد جونپوری اور اُنکی جماعت اور جناب مرزا
غلام احمد صاحب قادیانی اور اُنکی جماعت کا دل باہم تشابہ ہین یا نہین؟ ضرور ہین۔
اور لطف یہ ہو کہ دونون ہی حضرات اپنے کو تمام انبیاء اور مرسلین سے افضل بتاتے ہین
اسکا فیصلہ مشکل ہو کہ ان دونون دجل مین فاضل کون ہو اور مفضول کون

اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون

پندرھوان
سولھوان
سترھوان
جھوٹ

پھر مرزا صاحب صفحہ ۵ سطر ۱۶ مین لکھتے ہین " ہان وعید کی پیشینگوئیان جیسا کہ آتھم کی
پیشینگوئی یا احمد بیگ کے داماد کی پیشینگوئی ایسی پیشینگوئیان ہین جنکی قرآن اور توریت کے رو سے
تاخیر بھی ہوسکتی ہو اور انکا التواء ان کے کذب کو مستلزم نہین کیونکہ خدا اپنے وعید کے روکنے پر اختیار
رکھتا ہو جیسا کہ مسلمانون اور عیسائیون کا یہی عقیدہ ہو کیونکہ یونس نبی کی پیشینگوئی جو عذاب کے لیئے

تھی اسکے ساتھ کوئی شرط توبہ وغیرہ کی نہین تھی تب بھی عذاب ٹل گیا کوئی مسلمان یا عیسائی نہین کہہ سکتا کہ یونسؑ جھونٹا تھا۔ دیکھو کتاب یونہ نبی ۔ اور در منثور"

اسمین مرزا صاحب تین جھونٹ بولے پہلا جھونٹ یہ ہی کہ وعید کی پیشینگوئیونمین قرآن اور توریت کے رو سے تاخیر بھی ہو سکتی ہی یہ کیسا گندہ اور بدبودار جھونٹ ہی قرآن کی کسی آیت اور توریت کے کسی باب مین ہرگز نہین ہی کہ خدا وعید کے پیش گوئیونمین وقت سے تاخیر کر دیتا ہی خصوصًا وہ پیشینگوئیان جنکو نبی اپنی نبوت کے لئے نشان قرار دے اور معیار صداقت ٹھہرا لئے۔ اگر ایسا ہی تو مین جماعت احمدیہ سے پکار کر کہتا ہون کہ وہ مرزا صاحب کے اس دعوے کو قرآن اور توریت سے ثابت کرین۔ دوسرا جھونٹ یہ ہی کہ مسلمان اور عیسائیونکا یہی عقیدہ ہی یہ بھی کسقدر سیاہ جھونٹ ہے ہرگز یہ عقیدہ کسی دیندار مسلمان کا نہین ہی بلکہ یہ عقیدہ محض مرزا صاحب اور اُنکے حواریونکا ہی۔ تیسرا جھونٹ یہ ہی کہ حضرت یونس علیہ السلام کی پیشینگوئی جو عذاب کے لئے تھی باوجود شرط توبہ وغیرہ نہونیکے بھی عذاب ٹلگیا یہ بھی سفید جھونٹ ہی۔ قرآن شریف سے نہ حضرت یونس علیہ السلام کی عذاب کے لیے کوئی پیشینگوئی معلوم ہوتی ہی اور نہ پیشینگوئی کو اپنے لئے معیار صداقت بتانا معلوم ہوتا ہی۔[1]

پھر صفحہ ۵ سطر ۲۲ مین لکھتے ہین "اب کسقدر تعجب کی جگہ ہی کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراض کرتے ہین جسکے رو سے انکو اسلام ہی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہی اگر اُنکے دلمین تقوی ہوتی تو ایسے اعتراض کبھی نہ کرتے جنمین دوسرے نبی شریک غالب ہین اور پھر تعجب یہ کہ ہزارہا پیشینگوئیون پر جو بہت صفائی سے پوری ہوگئین انپر نظر نہین ڈالتے اور اگر کوئی ایک پیشینگوئی اپنی حماقت سے سمجھ مین نہ آوے تو بار بار اسکو پیش کرتے ہین کیا یہ ایمانداری ہی اگر انکو طلب حق ہوتی تو

اٹھارہوان ۱۸ اُنیسوان ۱۹ بیسوان ۲۰ جھونٹ

[1] ناظرین اگر اسکی تفصیل دیکھنا چاہین تو فیصلہ آسمانی حصہ سوم اور تتمہ فیصلہ آسمانی حصہ اول اور تذکرہ یونسؑ مصنفہ مفتی عبد اللطیف صاحب حمانی ملاحظہ فرمائین۔

انکے لیئے طریقہ تصفیہ آسان تھا کہ وہ خود قادیان مین آتے اور رہین انکی آمد و رفت کا خرچ بھی دیدیتا
اور بطور مہمانونکے انکو رکھتا تب وہ دل کھولکر اپنی تسلی کر لیتے دور بیٹھے بغیر دریافت پوری حقیقت کے
اعتراض کرنا بجز حماقت یا تعصب کے اور کیا اسکا سبب ہوسکتا ہی' یہان بھی حضرت نے تین جھونٹ
فرمادیئے پہلا جھونٹ تو یہ ہی کہ مرزا صاحب کیطرح سے دوسرے نبیونکی پیشینگوئیان بھی جھونٹی ہوئین
اور پیشینگوئی کے جھونٹے ہونیکا جو اعتراض مرزا صاحب پر کیا جاتا ہی بعینہ وہی اعتراض اور انبیاء کرام پر بھی
ہوتا ہی یا ہوسکتا ہی لیکن مین بادب عرض کرتا ہون کہ ہرگز کسی نبی نے اپنی پیشینگوئی کو اپنے لیئے
معیار صداقت نہین ٹھہرایا اور اگر ٹھہرایا ہو تو وہ نہایت صفائی سے پوری ہوئی بخلاف مرزا صاحب کے
کہ وہ اکثر پیشینگوئیونکو اپنے معیار صداقت ٹھہرا کر کے بھی ہمیشہ تاویلات فاسدہ سے پورا کیا کرتے ہین دوسرا جھونٹ
یہ ہی کہ ہزارہا پیشینگوئیان وقت پر جو عین صفائی سے پوری ہوگئین سب مجھے سخت تعجب اور افسوس ہے
مرزا صاحب کی سمجھ اور عقل پر یا دیدہ و دانستہ تمام لوگون کے چشم بصیرت پر خاک ڈالنا چاہتے ہین یا
جھونٹ انکا شیوہ ہوگیا ہی مین دعوی کے ساتھ انکی جماعت سے کہتا ہون کہ دو چار بھی پیشینگوئیان
مرزا صاحب کی بشرطیکہ وہ صاف ہون اور صفائی سے اپنے وقت پر پوری بھی ہوئی ہون ثابت
کرین لیکن ناظرین اطمینان رکھین کہ ہرگز وہ ایسا نہین کرسکتے اور نہین کرینگے چنانچہ جب مرزا صاحب
نے قادیان کے بارہ مین پیشینگوئی کی کہ یہان طاعون نہ ہوگا اسلیئے کہ یہ اسکے رسول کا تختگاہ ہی اسیوقت
سمجھدار حضرات نے کہا کہ اب ضرور قادیان مین پلیگ ہوگا اسلیے کہ خدا جھونٹے کو رسوا کرتا ہی اور
ایسا ہی ہوا جیسا کہ الہامات مرزا مین تفصیل سے مذکور ہی - تیسرا جھونٹ یہ ہی کہ وہ خود قادیان آتے الخ
افسوس اسپر بھی مرزا صاحب پورے نہ اترے چنانچہ ۱ جنوری ۱۹۰۳ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب قادیان
پہنچے اور مرزا صاحب کو خط لکھا کہ مین آپ کا بلایا ہوا آیا ہون مجمع مین اپنی پیشینگوئیون کو پیش کیجیے اور
جو شبہات انپر مین ظاہر کرون اسے دفع کیجیے لیکن مرزا صاحب میدان مین نہ آئے اور گھر ہی سے

کاغذی گھوڑے دوڑاتے رہے چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے سارے خطوط اپنے اور اُنکے مع مرزا صاحب کی زبان درازی اور خُلق کو الہامات مرزا صفحہ ۱۰ مین درج کیا ہی جنمین مرزا صاحب حیرت انگیز چالاکی سے اپنی پیشینگوئیون کے پرتال سے بھاگتے ہین اور قرار پر فرار کو ترجیح دیتے ہین اور غصہ سے گالی گلوج سے اُنکی مہمان نوازی کرتے ہین جیسا کہ حالی نے اپنے اشعار مین مرزا صاحب کی اس حالت کا نقشہ دیا ہی

کبھی وہ گلے کی رگین ہین پھُلاتے + کبھی جھاگ پر جھاگ ہین منھ پہ لاتے + کبھی خوک اور سگ ہین اُسکو بتاتے
کبھی مارنے کو عصا ہین اُٹھاتے + ستون چشم بد دور ہین آپ دین کے + نمونہ ہین خُلق رسول امین کے

پھر صفحہ ۶ سطر ۱۰ مین لکھتے ہین "ایسا ہی بعض مخالفون نے حدیبیہ کے سفر پر اعتراض کیا کہ یہ پیشینگوئی پوری نہین ہوئی اور سفر طول طویل دلالت کرتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا رجحان اُسی طرف تھا کہ انکو کعبہ کے طواف کیلئے اجازت دیجائیگی جیسا کہ پیشگوئی تھی اسپر بعض بدبخت مرتد ہوگئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ چندروز ابتلا مین رہے اور آخر اس لغزش کی معافی کیلئے کئی اعمال نیک بجالائے جیسا کہ اُنکے قول سے ظاہر ہے"

یہان مین پہلے حُدیبیہ کے خواب کا اصل واقعہ لکھتا ہون اُسکے بعد ناظرین کو مرزا صاحب کے دجل اور جھوٹ کا پورا حال معلوم ہوگا۔

اصل واقعہ یون ہو کہ سن چھ ہجری مین جناب سولخدا صلی اللہ علیہ وسلم مع جماعت کثیرہ صحابہ کرام مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ عمرہ[1] کے قصد سے تشریف لے چلے راستہ مین حدیبیہ (ایک جگہ کا نام ہی) پہنچکر آپنے خواب دیکھا کہ ہم بے خوف و خطر مکہ معظمہ مین داخل ہوئے ہین اور زیارت بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ آپنے اس خواب کو صحابہ کرام سے بیان فرمایا صحابہ نے آپکے مختصر بیان سے یہ سمجھا کہ اسی سفر مین ہم لوگ مکہ مین داخل ہو کر زیارت بیت اللہ سے مشرف ہونگے۔ چونکہ صحابہ کی ایک بڑی جماعت ہتھیار بند تھی

[1] عمرہ ایک خاص عبادت کا نام ہے۔

مکہ کے لوگون کو خوف ہوا اور حدیبیہ ہی مین اُن لوگون نے اُنکو مکہ جانے سے روکا اور فریقین مین صلح
ہوئی اور سال آئندہ آنحضرت کا مع صحابہ کرام مکہ مین داخل ہونا صلح کی ایک شرط قرار پائی۔ یہ
صلح بظاہر دبکر معلوم ہوتی تھی اور چونکہ صحابہ عمرہ کے شوق مین چور تھے اسکے سوا جماعت کثیرہ ہتھیار
بند جوش شجاعت مین بھری ہوئی تھی اسلیئے انکو یہ صلح ناگوار معلوم ہوتی تھی اور پاس ادب
سے کچھ بول بھی نہین سکتے تھے مگر آنحضرت فداہ ابی و امی اخیر مین تھے باوجود سخت شرائط کے
بھی صلح منظور کر لی اور در حقیقت اِس صلح سے بڑے بڑے فائدے مسلمانون کے ہوئے بلکہ
اسکو فتح مکہ کا پیش خیمہ یا مقدمۃ الجیش کہنا چاہیئے چنانچہ پیچھے چلکر تمام صحابہ نے اس صلح کے فوائد پر
اتفاق کیا چونکہ اُنکے خیال کے بموجب صحابہ کے تمام اُمنگونکا خاتمہ ہوتا تھا اسلیئے بھرائے ہوئے تھے جب
آنحضرت نے مدینہ کی واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت عمر پیش قدمی کر کے عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپنے تو فرمایا تھا کہ ہم مکہ مین داخل ہو کر زیارت بیت اللہ سے مشرف ہونگے اور طواف
کرینگے آپنے جواباً ارشاد فرمایا کہ ہان کہا تھا مگر کیا اِسی سال جانے کو کہا تھا حضرت عمر نے عرض کیا
کہ نہین اِس سال کی تعیین نہین فرمائی تھی تو ارشاد ہوا کہ ہمنے جانیکو کہا تھا سو جاؤگے اور طواف
کروگے چنانچہ دوسرے سال مین اِس پیشینگوئی کا ظہور ہوا اور آنحضرت کے ساتھ صحابہ مکہ مین داخل ہوئے
اور سن آٹھ ہجری مین فتح مکہ ہوا اور شجاعان اسلام یعنی صحابہ کرام آنحضرت کے ساتھ ہتھیار بند مکہ مین
داخل ہوئے۔ اِس واقعہ سے اُمور ذیل معلوم ہوئے۔ (۱) آپنے عمرہ کے قصد سے سفر کیا تھا اور حدیبیہ
پہنچکر خواب دیکھا تھا۔ (۲) آپنے یہ ہرگز نہین فرمایا تھا کہ یہ پیشگوئی اِسی سال پوری ہوگی۔ (۳) جب
آنحضرت سے حضرت عمرؓ نے پوچھا اور آنحضرت نے فرمایا کہ ہمنے اِسی سال کیا مکہ مین داخل ہونیکو کہا تھا تو
حضرت عمرؓ کا یہ کہنا کہ نہین اِس سال کی تعیین نہین فرمائی تھی صاف بتا رہا ہے کہ آنحضرت کے کسی
قول یا فعل یا اشارہ سے بھی اِس سال کی تعیین نہین پائی جاتی ورنہ حضرت عمر اسکو ضرور عرض کرتے

مگر ایسا نہین کہا تو معلوم ہوا کہ اِس سال کی تعیین کا سمجھنا صحابہ کا اپنا خیال اور گمان تھا یہان مرزا صاحب نے جھونٹ کا طومار باندھا ہی۔ ناظرین ملاحظہ فرمائین۔

پہلا جھونٹ یہ ہی اور ایسا ہی بعض مخالفون نے حدیبیہ کے سفر پر اعتراض کیا ہی کہ یہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی یہ صریح جھونٹ ہی پوچھا تو حضرت عمرؓ نے کیا وہ مرزا صاحب کے نزدیک مخالفین اسلام مین تھے نعوذ باللہ

دوسرا اور تیسرا جھونٹ "اور سفر طول طویل دلالت کرتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا رجحان اُسی طرف تھا کہ انکو کعبہ کے طواف کے لئے اجازت دی جائیگی جیسا کہ پیشگوئی تھی" اولاً آنحضرت کا سفر پیشگوئی کیوجہ سے نہ تھا بلکہ عمرہ کے لئے تھا جیسا اوپر گذرا کیونکہ بقول محققین علما خواب حدیبیہ مین حضور نے دیکھا تو اب پیشگوئی کے بنا پر آپکا سفر کیونکر ہو سکتا تھا البتہ سفر کے بعد حدیبیہ مین یہ پیشگوئی حضور نے فرمائی ثانیاً حضور کی پیشگوئی ہرگز یہ نہین تھی کہ ہم اِس سال مکہ مین داخل ہونگے نہ آپکے کسی فعل اور اشارہ سے یہ سمجھا گیا یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتہام ہی۔ نعوذ باللہ۔

چوتھا جھونٹ "اِسپر بعض بدبخت مرتد ہو گئے" صحابہ مین سے کوئی شخص ہرگز اسکی وجہ سے مرتد نہین ہوا اور نہ مرتد ہونیکی کوئی وجہ تھی اسلیئے کہ یہان تو سب بات صاف تھی نہ تاویل تھی نہ کوئی تازہ الہام مرزا صاحب کا یہ کہنا صحابہ پر اتہام ہی ورنہ جماعت احمدیہ مجھے نام بتائے کہ کون صحابہ اسکی وجہ سے مرتد ہوئے۔

پانچوان اور چھٹا جھونٹ "اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ چند روز ابتلا مین رہے اور آخر اِس لغزش کی معافی کے لیئے کئی اعمال نیک بجالائے" یہ بالکل از سر تا پا غلط اور جھونٹ ہی نہ حضرت عمرؓ اسوجہ سے کبھی ابتلا مین رہے اور نہ اِس لغزش کی وجہ سے کوئی عمل نیک بجالائے۔ ہان چونکہ صحابہ آنحضرت کا ادب بہت کرتے تھے جیسا حدیثو نمین آیا ہی اور اسمین وہ آپ ہی اپنی نظیر تھے اسلیئے حضرت عمرؓ پیش قدمی کرکے پوچھنے سے نادم اور پشیمان ہوے ہون اور اِس لغزش کیوجہ سے کچھ اعمال نیک بجالائے ہون تو یہ ہو سکتا ہے۔

اصل بات یہ ہو کہ مرزا صاحب یہ چاہتے ہین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئیون (جو نہایت صفائی سے اپنے وقت معینہ پر پوری ہوئین) پر پردہ ڈالکر اپنی جھوٹی پیشگوئیون (جو مرزا صاحب کے تاویلات کے بعد بھی وقت پر پوری نہ ہوئین) سے جا ملائین مگر یاد رکھین کہ مصرع

این خیال است و محال است و جنون

اگر ناظرین اس پیشینگوئی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تفصیل سے دیکھنا چاہین تو حصہ دوم فیصلہ آسمانی ص ۲۳-۲۶ مطبوعہ بار دوم ملاحظہ فرمائین۔

۲۷ ۲۸
۲۹ ۳۰
۳۱
بھرت

مرزا صاحب صفحہ ۶ سطر ۲۲ مین لکھتے ہین "مین نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بھر دیا اُس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین مین میرا نام عیسیٰ رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفا ٹھہرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کریگا اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث مین موجود ہی اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہی کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ افسوس ہی کہ مرزا صاحب جھوٹ پہ جھوٹ بکے چلے جاتے ہین نہ خلق سے شرماتے ہین نہ خدا سے خوف کرتے ہین مرزا صاحب کے مان باپ نے تو آپکا نام غلام احمد رکھا تھا یہ نقلی نام آپکا کسنے رکھا کیا خدا تعالیٰ نے عرش پر آپکا نام عیسیٰ رکھا حضرات ناظرین اسیطرح شیخ محمد جونپوری نے بھی کہا کہ میرا نام چوتھے آسمان پر سید مبارک تھا چنانچہ شواہد الولایت کے پندرھوین باب مین لکھا ہی کہ میران (شیخ محمد) نے خوندمیر (داماد شیخ) کو کہا کہ تمہاری خبر حقتعالیٰ نے اپنے کلام مین دی ہی کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ - سینہ خوندمیر فیھا مصباح تجلی حقتعالیٰ المصباح فی زجاجۃ دل خوندمیر الزجاجۃ کانھا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ شجرہُ ذات خاص بندہ کہ چوتھے آسمان پر نام بندیکا سید مبارک ہے الی اخر الھفوات۔ ہدیہ صفحہ ۱۲ تعجب ہے کہ شیخ نے بی بی بسارکہ کو سید مبارک کیونکر کہدیا۔

یہ خدا پر افترا ہی کہ "میرا نام عیسیٰ رکھا گیا" اسلئے اس کلام مین یہ پہلا جھوٹ ہی۔ اب دوسرا جھوٹ

دیکھیئے "مجھے خاتم الخلفا ٹھرا گیا" اسیطرح انکے شیخ جونپوری نے بھی اپنے کو خاتم الاولیا کہا ہی مگر بڑے تو بڑے چھوٹے سبحان اللہ انھون نے ولایت کا خاتمہ کیا تھا تو انھون نے خلافت ہی کا خاتمہ کرڈالا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفانے اسلامی فتوحات کی توسیع کی دُنیا مین اخلاق محمدی کو پھیلایا حدود و تعزیر جاری کیئے انکی صداقت اور راست بازی اور صفائی معاملات کو دیکھکر جوق جوق غیر قومین دائرہ اسلام مین داخل ہوئین لوگونکے راحت رسانی کے اسباب مہیا کیئے وغیرہ وغیرہ اب حضرت مرزا صاحب سے کوئی پوچھے کہ آپنے اسکے سوا کیا کیا کہ مسلمانونمین تفرقہ ڈالکر ایک جماعت اپنی بنالی افسوس تھوڑے تبدیل کے بعد مولٰنا روم کا یہ شعر مرزا صاحب کے حسب حال ہے ؎

گندہ کذب او جہان را گندہ کرد ۔۔۔ کذب او دیبائے دین را ژندہ کرد

اب تیسرے جھوٹ کو ناظرین ملاحظہ فرمائین "تو ہی کسر صلیب کریگا" افسوس اگر مرزا صاحب کی ذات سے صرف یہی کام ہوتا تو یہ کہنے کو ہوتا کہ مرزا صاحب بھی کسی کام کے آدمی تھے شیخ جونپوری نے تو درمیان رکن و مقام کے حرم محترم مین چپکے سے دو آدمی کو ساتھ لیجا کر دعویٰ کیا اور دونون نے تصدیق کی کاش مرزا صاحب بھی ایک لکڑی کی صلیب بناکر اُسکو توڑ لیتے اور فرماتے کہ یہی کسر صلیب ہے تو خیر ٹوٹکا تو ہو جاتا مگر یہ تو شیخ جونپوری سے بھی پیچھے رہگئے ۔ کیا جماعت احمدیہ بتا سکتی ہو کہ کتنے عیسائی، یہود، آریہ، مرزا صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ۔

اس سے تو علمائے اسلام اور بزرگان دین ہی اچھے ہین کہ اُنکے مبارک ہاتھون پر سیکڑون بلکہ ہزارون غیر قومون نے توبہ کی اور مسلمان ہوئے کیا خاتم الخلفا اور کسر صلیب کا یہی کام تھا کہ تمام عمر اپنے فضول دعوٰونمین جھگڑتا رہے اور ہزارون روپے مسلمانون سے لیکر اپنے خیالات فاسدہ کی اشاعت کرتا رہے اور مسلمانونمین پھوٹ ڈالے اور تمام مسلمانونکی کافرو غیرہ ناشایستہ الفاظ سے توہین کرے

اب چوتھے جھوٹ کو دیکھیئے "اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث مین موجود ہے"

مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر تو قرآن اور حدیث مین کہین بھی نہین ہان جب مرزا صاحب کی یہ شان ہو سہ

گاہ موسیٰ گاہ عیسیٰ گاہ فخر انبیا　　گاہ ابن اللہ گاہے خود خدا خواہد شدن

تو انکا ذکر قرآن مین کیا تمام کتب آسمانی مین ہو سکتا ہے۔

ان سب سے بڑا اور تاریک جھوٹ مرزا صاحب کا جسمین پانچوان ہی وہ یہ کہ جسطرح شیخ جونپوری اپنے لیے بعض آیاتِ قرآنی کو مخصوص کرتا ہی اسیطرح مرزا صاحب جو آیت قرآن مجید مین خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے مین ہی اُسکو اپنے لیے مخصوص کرتے ہین کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم بڑا بول ہی جو اُنکے منھ سے نکلتا ہی۔ اور یہ کہتے ہین "اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہی ھُوَالَّذِیۡ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡھِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ" یعنی وہ ایسا عزیز اور غالب خدا ہی جسنے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ تمام ادیان باطلہ پر اُس رسول کو فتح دے اور اُسپر یہ سینہ زوری کہ تو ہی اسکا مصداق ہی یعنی سوا تیرے اور کوئی اسکا مصداق نہین تیرہ سو برس پہلے جناب مرزا ہی صاحب کے لیے یہ آیت نازل ہوئی۔ انکی جماعت مجھے بتائے کہ خدا نے کس ہدایت اور دین کو دیکر رسول بناکر مرزا صاحب کو بھیجا اور اُنکا دین تمام ادیان پر غالب آگیا اگر یہ دین اسلام ہی تو اُسے مرزا صاحب جیسے رسول کی حاجت نہین اُسکو خدا نے تیرہ سو برس پہلے کامل مکمل اور اسکے احکام کو غیر منسوخ بناکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا تھا اور اگر اسکے سوا کوئی دوسرا دین مرزا صاحب کا نیا ایجاد کردہ اور ساختہ ہی تو اُسے بتائین اور اُسکے ساتھ یہ بھی بتائین کہ اُنکا ایجاد کردہ دین مردود دین اسلام پر بھی غالب آگیا نعوذ باللہ اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ فَمَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ یعنی ارشاد خداوندی ہی کہ خدا کے ہان مقبول دین اسلام ہی ہی جو اسکے سوا اور دین ڈھونڈھے تو وہ ہرگز مقبول نہین۔

پھر مرزا صاحب صفحہ، سطر ۱۱ مین لکھتے ہین "پھر مین قریبًا بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہی

بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین مین مسیح موعود قرار دیا ہی اور مین حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا جب بارہ برس گذر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھولدیجائے تب تواتر سے اس بارہ مین الہامات شروع ہوئے کہ توہی مسیح موعود ہی پس جب اس بارہ مین انتہا تک خدا کی وحی پہنچی اور مجھے حکم ہوا فاصدع بما تومر یعنی جو تجھے حکم ہوتا ہی وہ کھولکر لوگونکو سنا دے الخ"

مجھے مرزا صاحب پر افسوس ہی کہ اُنکا عمل اسپر ہی مصرع بیجیا باش و ہرچہ خواہی گو۔ مرزا صاحب جیسے رسول ہین ویسا ہی انکا خدا بھی نہ وہ اسکی سنتے ہین نہ یہ اُنکی بھلا جب بارہ برس تک مرزا صاحب نے نہ سنا تو اُسے کیا پڑی تھی کہ خواہ مخواہ بھی مرزا ہی کو مسیح موعود بنائے بغیر نہ رہا۔

حضراتِ ناظرین دیکھین کہ اس جھونٹ کا کچھ ٹھکانا ہی کہ بارہ برس تک مرزا صاحب کو الہام ہوتا رہا کہ تو عیسیٰ، خاتم الخلفا، رسول وغیرہ وغیرہ ہی یہانتک کہ بڑی شد و مد سے حکم ہوا کہ تو مسیح موعود ہی مگر مرزا صاحب[1] ماننے پر نہ مانے اور اپنے رسمی عقیدہ پر جمے رہے اور انکا خدا خوشامدین کرتا تھا اور کہتا تھا کہ مصرع سب کچھ سہی پر ایک نہین کی نہین سہی۔ جب خوشامد تو اتر کو پہنچی تب آپنے مانا۔

شاباش مرزا صاحب آپ کا کیا کہنا۔ یہ کیسا دروغ بے فروغ ہی۔ کیا کسی سچے نبی کی یہ شان ہو سکتی ہی کہ باوجود زمانہ دراز تک بار بار الہامات ہونیکے بھی اپنے جھونٹے اور رسمی عقیدہ پر جما رہے اور برابر بارہ برس تک یک لخت براہین مین جھونٹ کی اشاعت کرتا رہے۔ مصرع این کار از تو آمد و مرزا چنین کند۔

اسمین یہ پہلا جھونٹ تھا اب ناظرین دوسرا جھونٹ سنین۔

"جب اس بارہ مین انتہا تک خدا کی وحی پہنچی الخ" حضرات مرزا صاحب کی اس دلیری کو دیکھین کہ دو چار دس بیس وحی الٰہی پر وہ ایمان نہ لائے جبتک انتہا کو نہ پہنچی۔ مصرع عجب جرأت تھی اس دلمین جسارت ہو تو ایسی ہو۔

۳۲،۳۴ جھونٹ

[1] مرزا صاحب کے مصرع کو ترمیم کیا گیا ہی۔ اُنکا مصرع یہ ہی جو حضرت حسینان کی شان مین کہا ہی۔ مصرع عجب تھا عشق اُس دلمین محبت ہو تو ایسی ہو۔

مگر اسکو تو بتایا ہوتا کہ اُنکے نزدیک انتہا کیا ہی اگر انتہا اسکا نام ہی جیسا وہ آگے چلکر لکھتے ہین" اور میرے دلمین روز روشن کیطرح یقین بیٹھا دیا گیا" تو مین پوچھتا ہون کہ جب ٢٠ برس وحی مین مرزا صاحب کو یقین نہ ہوا اور زمانہ دراز تک وسوسہ شیطانی سمجھکر ٹالتے رہے اور رسمی عقیدہ پر جمے رہے تو اسکی کسے خبر ہی کہ اب بھی اُنکا جس بات پر یقین ہی وہ بھی کہین اضغاث احلام نہ ہو۔ اور ایسا ہی ہے۔

یہان وسوسۂ شیطانی کا لفظ جو مین نے لکھا ہی وہ اپنی طرف سے نہین لکھا ہی بلکہ انکے بڑے مرشد مہدی موعود شیخ محمد جونپوری نے کہا ہی چنانچہ مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ اول بارہ برس تک امر الٓہی ہوتا رہا اور میران وسوسۂ نفس وشیطانی سمجھکر ٹالتے رہے اور بعد بارہ برس کے خطاب باعتاب ہوا کہ ہم روبرو سے فرماتے ہین اور تو اسکو غیر اللہ سے سمجھتا ہی بعد اسکے بھی شیخ موصوف اپنے عدم لیاقت وغیرہ کا عذر درپیش کرکے آٹھ برس اور ٹالتے رہے بعد بیس برس کے خطاب باعتاب ہوا کہ قضائے الٓہی جاری ہو چکی اگر قبول کریگا ماجور ہوگا ورنہ مہجور ہوگا" ہدیہ مہدویہ صفحہ ۲۴ سطر ۱۱ حضرات ناظرین باہم دل کا منشا ہونا اسے کہتے ہین کذالک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم قد بینا الاٰیٰت لقوم یوقنون۔

ترجمہ اسیطرح جو لوگ انسے پہلے گذرے ہین انہین جیسی باتین وہ بھی کہا کرتے تھے ان سبکے دل ایکہی طرح کے ہین جو لوگ یقین رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہین ان کو تو ہم اپنی نشانیان صاف طور پر دکھا چکے۔

مرزا صاحب چودھوین صدی کے مسیح ہوشیار اور چالاک تھے پہلے بارہ برس کے بعد ہی قبول کرلیا اور دوسرے آٹھ برس پر نہ ٹالا اور اپنے خدا کو زیادہ خوشامد سے رہائی دی۔ ماقدروا اللہ حق قدرہ۔ تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا۔

معزز ناظرین اب کہانتک مین آپکی سمع خراشی کرون اور آپ کا عزیز وقت ضائع کرون مرزا صاحب کا تو تمام عمر یہی مشغلہ رہا یہ "مشتے نمونہ از خروارے" ہی ورنہ صرف اس کتاب مین

مرزا صاحب نے سیکڑون جھوٹ لکھے ہین اور افترا سے اسکو بھر دیا ہی آپ خود خیال فرمائین کہ جب سات صفحے مین موٹی موٹی اور سرسری نظر مین تینتیس ۳۳ جھوٹ ہوئے اور یہ کتاب اشتہار لیکر نوّے صفحے کی ہی تو اس حساب سے سیکڑون جھوٹ ہمین کہنا بالکل صحیح ہی اور غور سے تنقیح کیجائے تو اُنکا شمار انسانی طاقت سے بالا ہوگا۔

آب مین معزز ناظرین کی توجہ کو مرزا صاحب کے قصیدۂ اعجازیہ کیطرف مبذول کرنا چاہتا ہون مرزا صاحب اپنے اِس قصیدہ کے نسبت لکھتے ہین" سو مین نے دعا کی کہ اے خدائے قدیر مجھے نشان کے طور پر توفیق دے کہ ایسا قصیدہ بناؤن اور وہ دعا میری منظور ہوگئی اور روح القدس سے ایک خارق عادت مجھے تائید ملی اور وہ قصیدہ پانچ دن مین مین نے ختم کرلیا" اعجاز احمدی صفحہ ۳۶۔

اِس سے دو باتین معلوم ہوئین (۱) مرزا صاحب نے خدائے قادر سے نشان نبوۃ کیلئے دعا کی اور وہ دعا آپکی مقبول بھی ہوگئی (۲) اور روح القدس سے ایک خارق عادت اُنکو تائید بھی ملی۔

پھر صفحہ ۹۰ سطر ۲ مین لکھتے ہین" اب انکی اصل میعاد ۲۰ نومبر سے شروع ہوگی پس دس نومبر ۱۹۰۲ تک اس میعاد کا خاتمہ ہوجائیگا" حضرات ناظرین اسکو دیکھین کہ یہ کیسے سچّے نبی کی شان ہی یا مفتری انسان کا منصوبہ جس نبی کو مقبول دعا کے بعد نشان کے طور پر ایک معجزہ ملا پھر اُسکو روح القدس سے ایک خارق عادت تائید بھی ملی اِسکے ساتھ ہی وہ اپنے مخاطبین کو جواب کیلئے زیادہ سے زیادہ بیس دن کی مہلت دیتا ہی اور کہتا ہی کہ" پس میرا حق ہی کہ جسقدر خارق عادت وقت مین یہ اُردو عبارت اور قصیدہ تیار ہوگیا ہے مین اسی وقت تک نظیر پیش کرنے کا اِن لوگونسے مطالبہ کرون الخ"

کیا مرزا صاحب کوئی مثال انبیاء سابقین کی پیش کرسکتے ہین کہ اتنے جدّ و جہد کے بعد ایسا انوکھا (مجموعۂ اغلاط) معجزہ ملا ہو اور مخاطبین کو اُنھون نے معارضہ کیلئے ایسے تنگ وقت کا پابند کیا ہو)

کیا حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی سورہ دو گھنٹہ مین اُتری اور حضور نے مخاطبین کو معارضہ کیلئے دو یا چار گھنٹہ کا وقت دیا؟ نہین۔

مجھے مرزا صاحب کی سمجھ اور اُنکے ماننے والون کی عقل پر حیرت کیساتھ افسوس ہے کہ جب انکو نشان کے طور پر قصیدہ معجزہ دیا گیا اور روح القدس سے خارق عادت تائید ملی پھر ایسی گھبراہٹ کیون ہو کہ لوگونکو بیس دن مین معارضہ کیلئے پابند کرتے ہین اِس سے معلوم ہوتا ہو کہ سارا معجزہ اور دعا اور روح القدس اور خرق عادت سب کے سب بہاڑے کے چند روزہ تھے اور مرزا صاحب کو خوف دامنگیر تھا اور اپنی کمزوریونکو خوب جانتے تھے اور معارضہ کے روز بدسے اُنکا دل دھڑکتا تھا۔ کاش کم سے کم اپنی زندگی ہی تک وقت کی توسیع فرماتے یا مخاطبین کی حیات تک تو خیر ایک بات تھی۔ لیکن بفضلہ وقت کے اندر ہی علماء نے مرزا صاحب کا پیچھا نہ چھوڑا جیسا کہ حصۂ اول مین دکھایا گیا ہے۔

مرزا صاحب لکھتے ہین "دیکھو مین آسمان اور زمین کو گواہ رکھکر کہتا ہون کہ آج کی تاریخ سے اِس نشان پر حصر رکھتا ہون اگر مین صادق ہون اور خدا تعالی جانتا ہو کہ مین صادق ہون تو کبھی ممکن نہین ہوگا کہ مولوی ثناء اللہ اور اُنکے تمام مولوی پانچ دن مین ایسا قصیدہ بنا سکین اور اُردو مضمون کا رد لکھ سکین کیونکہ خدا تعالے انکے قلمونکو توڑ دیگا اور انکے دلونکو غبی کر دیگا" ضمیمہ صفحہ ۳۷۔ سطر ۹۔

اب حضرات ناظرین انصاف سے دیکھین کہ مخاطب تو تمام مولوی ہین خواہ عربی ہون یا عجمی اور وقت ایسا تنگ صرف بیس دن ہین جواب مرزا صاحب تک پہنچنا چاہیئے آپ اسکی اشاعت کے لیے تمام یورپ، ایشیا، افریقہ تینون براعظم کو چھوڑ کر صرف ہندوستان ہی کو لے لیجیئے کہ ہندوستان مین تمام مولویونکے پاس ہر شہر اور قصبہ اور دیہات مین بیس دن مین اس رسالہ کا پہنچنا غیر ممکن ہو اسپر اسکا جواب لکھنا اور چھپوانا اور مرزا صاحب تک پہنچنا تو محال ہو۔ اِس فیاضی کا مرزا صاحب کی کیا شکریہ ادا کیا جائے۔ ناظرین یہ ہین مرزا صاحب کی چالاکیان جن سے وہ اپنے معجزہ اور پیشینگوئیون کو ہمیشہ پورا کیا کرتے ہین۔ کیا آپ سمجھتے ہین کہ مرزا صاحب ان دشواریون سے ناواقف تھے؟ نہین ہرگز نہین بلکہ دیدہ و دانستہ اُنھون نے ایسا تنگ وقت دیا تھا اور دُنیا کے چشم بصیرت پر خاک ڈالنا چاہتے تھے۔

آپ فرمائین کہ کیا سچے نبی اور خدا کے مبعوث مسیح علیہ السلام کی یہ شان ہوسکتی ہی؟ نہیں۔

مرزا صاحب لکھتے ہین اور وہ قصیدہ پانچ دن مین ہی مین نے ختم کر لیا کاش اگر کوئی اور شغل مجبور نہ کرتا تو وہ قصیدہ ایک دن مین ہی ختم ہو جاتا" صفحہ ۳۶ سطر ۳۔ پھر حاشیہ مین لکھتے ہین "اصل تالیف کا زمانہ تو محض تین دن تھے اور دو دن باعث حرج اور زائد ہو گئے"

اگر مرزا صاحب ہی کا فرمان تسلیم کیا جائے اور پانچ دن مین دو دن اور ضروریات زندگی اور حرج کے رکھے جائین اور محض تین ہی دن مین مرزا صاحب کا قصیدہ لکھنا مان لیا جائے تب بھی اسمین اعجاز کی اور خرق عادت کی کیا بات ہی اعجاز اور معجزہ تو اُسے کہتے ہین جو انسانی طاقتونسے بالاتر ہو اور یہ کسی طرح انسان کی قدرت اور قوت سے خارج نہین اسلیئے کہ آج مجھے تاریخ بتلا رہی ہی کہ عرب و عجم مین بہت ایسے اساتذہ گذرے ہین جنھون نے ارتجالاً یعنی فی البدیہہ قصیدے اور مقامات ایک مجلس مین لکھ ڈالے قیس بن ساعدہ کے حالات پر نظر ڈالیئے اور اُسکے خطبون پر غور فرمائی اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھئے کہ کیسے کیسے پر مغز نظم و نثر ہین اور موتیونکی لڑی کیطرح اُسکے کلمات منظم معلوم ہوتے ہین ۔ معلقات سبعہ کا آخر قصیدہ یادگار زمانہ ہی جسے اُسکے مولف نے ارتجالاً ایک ہی مجلس مین کہا ہی نہ وہان کچھ سوچنے کی ضرورت تھی نہ غور و فکر کی حاجت ۔ اسیطرح بدیع الزمان ہمدانی اور اُسکے قرین کے حالات پر نظر ڈالیئے اور عجائبات صنعت اللہ پر ایمان لائیے ۔ شعراء اور خطبا ، ناظم و ناثر عرب مین ایسے ایسے ایک و نہین بلکہ سیکڑون صفحۂ ہستی پر موجود ہوئے اور ہوتے رہین گے۔

مرزا صاحب کا قصیدہ پانچ سو شعر سے کچھ زیادہ ہی اب بقول مرزا صاحب کے اصل تالیف کا زمانہ اگر تین ہی دن خالص رکھے جائین تو یومیہ پونے دو سو شعر ہوتا ہی اور چوبیس گھنٹہ پر اگر (۱۷۵) کو تقسیم کرین تو فی گھنٹہ ساڑھے سات شعر سے کچھ کم ہی ہوتے ہین اور چونکہ مرزا صاحب نے اپنی دیگر ضرورتون سے خالی کر کے تین دن بتایا ہی اسلیئے مجھے حساب مین پورے چوبیس گھنٹے اعتبار کرنے ضرور ہین الحاصل

فی گھنٹہ ساڑھے سات شعر لکھ لینا کیا کوئی خرق عادت ہی یا انسانی طاقت سے بالاتر ہی؟ آپ شعرا ماہرین کے حالات پر نظر ڈالئے بہت ایسے ملینگے جنھون نے فی البدیہ ساٹھ اور ستر بلکہ سو اور اس سے زیادہ اشعار کہڈالے ہین۔ ہندوستان اور فارس اور عرب مین اب بھی اُردو، فارسی، عربی کے ایسے شعرا بہت سے موجود ہین کہ جو فی گھنٹہ تیس چالیس شعر کہہ لیتے ہین۔ پھر کونسی بات مرزا صاحب نے خارج از طاقت انسانی دکھلادی جسکی بنا پر آج وہ دعوی نبوۃ یا اعجاز کرتے ہین۔

ناظرین آپ اپنے ہان کے شعرا میر، مومن، آتش، ناسخ، غالب، ذوق کو دیکھئے اور اُنکی قوت مہارت و فکر شعر جو کو دیکھئے کہ کیسے کیسے اعجوبے اِن سے ظہور مین آئے۔

اگر مرزا صاحب کا قصیدہ اُن تمام اغلاط سے جو ابطال اعجاز کے حصہ اول مین دکھائے گئے ہین۔ پاک اور منزہ بھی تھوڑی دیر کیلئے تسلیم کر لیا جائے۔ تب بھی اُنکو عربی شعرا اور ادبا ماہرین کی صف اول مین کھڑے ہونیکے لیے جگہ نہین ملسکتی اور نبوت کا مقام اور مسیحیت کی کرسی تو اس سے کہین بالاتر ہی فی گھنٹہ ساڑھے سات شعر نکالہ لینا اور وہ بھی کسی مشکل بحر اور مشکل قافیہ مین نہین نہ کسی سخت ردی پر ہر عربی دان جسے معمولی استعداد ادب کی ہی جانتا ہی کہ حرف را، لام، میم، دال پر اشعار کہنا کسقدر سہل ہی اور وہ بھی بحر طویل اور قافیہ موجودہ مین کہ وہ آسان ترین بحرون اور قافیون سے ہی پھر سمین ایسی مقدار مین قصیدہ لکھ لینا کیا کوئی کمال ہو سکتا ہی؟ اور بالفرض اگر کمال ہی ہو تو کیا انسانی طاقت سے خارج اور معجزہ ہو سکتا ہی؟ نہین ہرگز نہین۔

ناظرین اگر انصاف سے غور کرین تو کسی طرح مرزا صاحب کو اس پلیٹ فارم پر ہرگز جگہ نہین ملسکتی جسپر کسی زمانے مین بدیع الزمان ہمدانی، صاحب بن عباد، جار اللہ زمخشری، ابوتمام طائی، فرزدق، جمیل، کثیر، جریر، نصیب وغیرہ شعرا و خطبا جلوہ فرماتھے۔ کیا مرزا صاحب ایسی ضعیف قوت شاعرانہ لیکر آج اس پارلیمنٹ کے ممبر ہوسکتے ہین جسکے نامور ارکان کسی وقت مین امرء القیس، لبید بن ابی ربیعہ، قیس بن ساعدہ،

طرفۃ ابن العبد، زہیر بن ابی سلمی، کعب بن زہیر، حسان بن ثابت، سموال بن عادیا وغیرہ وغیرہ تھے۔

نظم ونثر کوئی نیا فن کوئی جدید صنعت نہین کہ جسمین ایسے ایسے ناتوان اور کمزور بھی ہل من مبارز کا ڈنکا بجا سکین اِس دشت مین تو ایسے ایسے شیر نر پہلے سے موجود چلے آتے ہین کہ اُنکے سامنے آتے ہوئے آج ٹرون کے پتے آب ہو کر بہ جاتے ہین۔ اور اِن بیچارے مرزا صاحب پنجابی کی کیا حقیقت ہی۔

بالفرض اگر مرزا صاحب کی خاطر سے تھوڑی دیر کے لیئے ہم تسلیم کرین کہ آپ عربی کے اچھے ادیب اور نثر ونظم کے ماہر ہین اور قصیدہ بھی جلد لکھ ڈالا کیونکہ کسی فن کا ماہر جس مدت مین اُس فن کو عمدگی سے دکھلائیگا دوسرا نہین ظاہر کر سکتا تو کیا اِس سے مرزا صاحب رسول اور نبی ہو گئے اور اُنکو سزاوار ہوا کہ اِس بنا پر وہ دعوی نبوت کرین اور اگر ایسا ہی تو اسکے سزاوار اول تو وہ سرتاج ادبا وخطبا ہین جنھون نے اِس فن مین وہ کمال اور مہارت دکھلائی کہ آج اِس فن کے جاننے والے اُنکی پیروی کو اپنا فخر سمجھتے ہین۔ اسکے سوا مرزا صاحب کے قصیدہ مین اعجاز کی کیا بات ہی کیا اسمین کوئی قانون شریعت یا وعظ وحکمت کی باتین ہین سب کچھ بھی نہین ہان اپنی تعلی ہی اور دوسرونکی ہجو فلان ایسا اور فلان ایسا اور مین ایسا اور مین ویسا سوا اسکے ناظرین دیکھ ڈالین کہ تمام قصیدہ مین اور کیا دھرا ہے۔

خلاصہ یہ کہ نہ یہ قصیدہ معجزہ ہی نہ اسمین اعجاز کی کوئی شان ہی اور نہ اسمین اِسکی قابلیت ہی مگر چونکہ ابطال اعجاز کے حصہ اول مین قصیدہ کا وعدہ کیا گیا تھا اور جماعت احمدیہ کے اُس لاف وگزاف کو جو یہ لوگ مرزا صاحب کے قصیدہ کے متعلق کہتے ہین بند کرنا تھا اسلیئے مین نے ایک عجیب و غریب قصیدہ اہل علم کی خدمت مین پیش کیا ہی جو بہت سے وجوہ سے مرزا صاحب کے قصیدہ سے برتر اور اعلی ہی اسکے ساتھ نہ کسی دعوی اعجاز ہی نہ تحدی اور نہ یہ دعوی ہی کہ یہ قصیدہ تمام شعراء متقدمین سے بڑھکر ہی اور نہ آج اسکا پایہ فرزدق اور ابو تمام کے اشعار تک پہنچتا ہی مگر ناظرین پر یہ ظاہر کر دینا ضرور ہی کہ مرزا صاحب کا قصیدہ اتنی بھی وقعت ادیب کی نگاہ مین نہین رکھتا ہی کہ جیسے معمولی قصیدے ادبا کے ہوا کرتے ہین۔ اور

اعلیٰ درجہ کا کلام ہونا تو دور بلکہ بہت بعید ہی اور اعجاز نبوت کی تو بہت بڑی شان ہے۔

قبل اسکے کہ مین مرزاصاحب کے قصیدہ کے مقابلہ مین اس قصیدہ کے وجوہ بلاغت اور اسباب ترجیح کو عرض کرون یہ امر ظاہر کردینا ضرور ہی کہ ہر زبان کی فصاحت اور بلاغت اور اُسکے محاورات اور لغات کے علم کے لیئے اُسی زبان کے ماہرین اور واقفین کا قول ماننا ضرور ہی جو اُس زبان کے ممبر اور امام ہین نہ اُسمین عقل وقیاس کو کچھ دخل ہی نہ غیر زبان والونکو اسمین دست اندازی کا کوئی حق۔ اور اسیطرح ہر فن اور صنعت کیلئے اُسکے فن دان کے اقوال اور قوانین کا لحاظ ضروری ہی۔ جسطرح فن طبابت مین ماہرین فن انجینیری کی اسیطرح بے اعتباری ہی جیسے کسی گنوار جاہل ان پڑھ کی ہوتی ہے۔

ایسا ہی عربی زباندانی مین عرب عرباء کے اقوال کو ماننا فرض اور لازم ہوگا خواہ وہ مسلمان ہون یا کافر مرد ہون یا عورت اور اسیوجہ سے متقدمین نے قواعد نحویہ، صرفیہ، لغویہ وغیرہ مین ہمیشہ انھین عرب خالص کے اقوال سے استدلال پیش کیا ہی جو قبل از اختلاط عرب بالعجم تھے کیونکہ وہی لوگ عربی زبان کے ممبر اور امام ہین اُنکے بالمقابلہ زباندانی مین گرچہ وہ کتنا ہی بڑا طبیب، فقیہ، محدث ہو کسی کا قول معتبر نہین۔ اور یہی راز ہی کہ مولدین عرب اگرچہ وہ ابن الرومی اور متنبی جیسے باکمال کیون نہ ہون ادباء کے ہان اُنکے مقابلہ مین انکی دمڑی کی بھی وقعت نہین۔ اور چونکہ انبیاء علیہم السلام احکام کی تعلیم اور ہدایت کیلئے بھیجے جاتے ہین اور تہذیب اخلاق کے لیئے مبعوث ہوتے ہین اسلیئے اُنھون نے بھی لغت یا محاورات وغیرہ مین کسی قسم کی دست اندازی نہین کی اور یہی سر ہی کہ قرآن مجید مین فرمادیا گیا وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه لیبین لھم چنانچہ اساتذہ دہلی اور لکھنؤ کا اُردو زبان کے محاورات مین جسطرح اعتبار کیا جائیگا۔ اگر کوئی پنجابی یا بنگالی اُردو مین کوئی نثر یا نظم خلاف قواعد ان اساتذہ کے لکھے اور پھر وہ فصاحت وبلاغت کا اُس کلام کے مدعی ہو تو ہرگز کوئی شخص اُسکے تسلیم کے لیئے آمادہ نہین۔ اسیطرح عربی

زبان مین مکہ معظمہ اور پھر اسمین قریش کی زبان اور اسمین بھی بنی ہاشم خصوصًا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اُمی محض تھے اور خالص زبان عربی اُنکی مادری اور پدری بلکہ آبائی تھی اور اُنھین کے لیئے سزاوار تھا کہ یون کہین انچہ من گویم ہمان سند است۔

اب اسکے خلاف کوئی یہ کہئے کہ قرآن مجید مین بھی خلاف قواعد عربیت کلام موجود ہی تو ہم ادب سے عرض کرینگے کہ اپنے قواعد عربیت کو انکے کلام معجز نظام سے درست کر لیجیئے قواعد کا ماخذ انکا کلام ہی نہ کہ انکا کلام آپکے قواعد کا پابند حضرات ناظرین کوئی شاہزادہ دہلی یا لکھنؤ کا اُردو بولے اور ایک بنگالی یا مرہٹی یا پنجابی اُسپر اعتراض کرے کہ یہ خلاف قواعد اُردو ہی تو اسکا جواب اسکے سوا کیا ہو سکتا ہی کہ تم اپنے قواعد کو انکے کلام سے درست کر لو یہ جو کہتے ہین یہی صحیح ہی کیونکہ قواعد کا ماخذ انہین کا کلام ہی۔ بخلاف مرزا صاحب کے اگر انکا کوئی کلام عربی خلاف قوانین صرف ونحو وعروض ولغت وغیرہ ہوگا جنکا ماخذ اُنھین عرب عربا کا کلام ہی تو ہرگز قابل سماعت بھی نہ ہوگا چہ جائیکہ فصیح وبلیغ ہو اور معجز ہونا تو بڑی بات ہی۔

اب مین آپکو اس قصیدہ کی فوقیت کی وجوہ کیطرف متوجہ کرتا ہون اور خدا سے استعانت چاہتا ہون مرزا صاحب کا قصیدہ جس بحر مین اور جس قافیہ اور حرف روی اور مجریٰ مین ہی یہ بھی اُسی بحر اور قافیہ وغیرہ مین ہی تاکہ ناظرین کو فیصلہ کرنے مین آسانی ہو کہ مرزا صاحب کے قصیدہ سے یہ قصیدہ فصاحت وبلاغت وغیرہ مین کیا پایہ رکھتا ہی۔(۱) مرزا صاحب کے قصیدہ کے بہت سے اشعار فاسد الوزن ہین جسکی تفصیل ناظرین نے ابطال اعجاز حصہ اول مین ملاحظہ کی ہوگی کیونکہ بحر طویل کا وزن۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن ہی جسمین عروض یعنی شطر اول کا جزء آخر ہمیشہ مفاعلن بغیر یا آتا ہی اور ضرب یعنی جزء آخر مصرعۂ ثانیہ چند طرح پر آتا ہی۔ مفاعیلن، مفاعلن، فعولن، فعلان وغیرہ مرزا صاحب کے قصیدہ مین ایسے اشعار بہت ہین جنکا وزن فاسد ہی اور بحر طویل کسی طرح پر اُسکے تحمل کیلیئے تیار نہین۔ خود ضرب اور عروض مین خرابیان موجود ہین اور حشو کے زحافات کا تو ٹھکانا ہی نہین اگرچہ حشو کے زحافات کسی درجہ مین مباح ہون مگر اُن

قصائد کے کسیطرح مناسب نہین جنمین دعویٰ فصاحت و بلاغت اس زور سے ہو لنا کہ اعجاز و تحدی کی درجہ تک پہنچا دیئے گئے ہون مین نہایت اطمینان سے دعوے کے ساتھ کہتا ہون کہ یہ قصیدہ اس عیب سے منزہ اور پاک ہی فللہ الحمد (۲) مرزا صاحب کے قصیدہ مین عیب اجارہ، عیب اصراف، عیب سناد التاسیس جو کہ سخت ترین عیوب سے ہین اور واجب الاجتناب ہین موجود ہین بخلاف اسکے کہ یہ قصیدہ ان عیوب سے بمنہ و کرمہ بالکل منزہ ہی حصہ اول ابطال اعجاز مرزا مین ان سبکی تفصیل بیان کیگئی ہی ناظرین وہان دیکھ لین -

(۳) عیب اقوا اگرچہ سخت ترین عیوب سے نہین مگر ایسے قصیدہ کے شایان نہین جسمین فصاحت اور بلاغت کے علاوہ دعوی اعجاز ہو۔ مرزا صاحب کے قصیدہ مین یہ عیب بہت ہی جنکی تفصیل حصہ اول مین ہی لیکن اس قصیدہ کے تمام اشعار اس عیب سے بالکل پاک ہین۔

(۴) مرزا صاحب کے قصیدہ مین بہت جگہ سرقات ہین جنکو سبعہ معلقہ اور دیگر قصائد سے سرقہ کیا گیا ہی جنکی تفصیل حصہ اول مین ہی لیکن یہ تمام قصیدہ اس عیب سے بھی بالکل پاک ہی ہان جہان کہین کسی کا قول لیا گیا ہی وہ قائل کیطرف منسوب کردیا گیا ہی اور بعض اشعار مرزا صاحب کے جو آخر قصیدہ یعنی الا فی سبیل الغی الخ مین لیئے گئے ہین وہ بطریق قول بالموجب ہین وہ ممدوح ہین جیسا کہ علم بیان مین ہی وہ سرقہ کسیطرح نہین ہو سکتے -

(۵) اور چونکہ مرزا صاحب کے قصیدہ کے معارضہ مین تعداد اشعار کی بھی شرط ہی جیسا مرزا صاحب اعجاز احمدی صفحہ ۹۰ سطر ۳ مین لکھتے ہین "اور اسیقدر قصیدہ جو اسی تعداد کے اشعار ہین واقعات کے بنا پر مشتمل ہو" اسلیئے اس قصیدہ مین مرزا صاحب کے قصیدہ سے زیادہ اشعار لکھے ہین۔ ہان یہ دوسری بات ہی کہ کوئی قادیانی یہ کہے کہ مرزا صاحب کے اشعار کی برابر اشعار ہون تو اسکا بجز خموشی کچھ جواب نہین۔

(۶) مرزا صاحب کے قصیدہ مین اُنکے گھڑے ہوئے الفاظ اور معنی ہین جیسے الہام لغوی بھی کہہ سکتے تعشق ہین جیسا بمعنی میت اور ناطف بمعنی شیرینی و مکلم بمعنی نبی وغیرہ۔ (دیکھو ابطال اعجاز مرزا حصہ اول) بخلاف اسکے اس قصیدہ مین عموماً وہی الفاظ استعمال کیئے گئے ہین جو سلیس اور کثیر الاستعمال ہین۔

(۷) مرزا صاحب نے اپنے قصیدہ مین حسن مطلع کا کوئی لحاظ نہین کیا حالانکہ عرب کی عادت قدیماً اور حدیثاً یہی ہو کہ وہ ابتدائے قصیدے کو مرغوب ور خوش کن الفاظ او مضامین دلربا سے مزین کرتے ہین اور اسیکو حسن مطلع کہا جاتا ہو جنمین اکثر تغزل ہوتا ہو اور عشق و فراق وغیرہ کی دلفریب باتین مذکور ہوتی ہین جسکی وجہ سے نفس کو اسکی طرف نہایت رغبت ہوتی ہو اور بغایت سننے کا مشتاق ہوتا ہو۔ عربی کے تمام مشہور قصیدے اسطرح پر لکھے گئے ہین اہل عرب اسکو کمال عظیم شمار کرتے ہین متقدمین سے لیکر متاخرین کے قصیدے ملاحظہ کیجیے جسقدر اعلی درجے کے قصائد ہین کوئی اس سے خالی نہین۔ مرزا صاحب نے اسکا بالکل خیال نہین کیا اور صدر قصیدہ سے الفاظ شنیعہ کا استعمال شروع کیا جس سے طبیعت سلیمہ نفرت کرتی ہو مثلاً وفا، مدمر، ادراک ضلیل، اغرا ہوغ، جسکے معنی۔ زخمی کو مارا، ہلاک شدہ، ہلاک کیا، سخت گمراہ، برانگیختہ کیا، غصہ ولانیوالا۔

اب حضرات ناظرین دیکھین کہ ابتدائے قصیدے سے مرزا صاحب کی بدزبانی اور تضلیل اور ہلاکت اور ردی معلوم ہوتی ہو اور اس قسم کے الفاظ صدر قصیدہ مین معیوب شمار کیے جاتے ہین کما بین فی موضعہ بخلاف اسکے یہ قصیدہ بحمد اللہ ہر دو مطلع نہایت دلچسپ تشبیب و تغزل پر مبنی ہو جن حضرات کو مذاق ادب اور اشعار عربیہ کا ذوق سلیم ہو وہ اُنکے دلفریب مضامین کی داد دیتے ہوئے انشاء اللہ اسکی فوقیت کو ضرور تسلیم کرینگے۔

(۸) شعراء متاخرین نے محاسن قصائد اور کمالات شعریہ سے حُسن تخلص کو بھی ضروری قرار دیا ہو اور جسقدر اسمین تناسب ور استحسان واقع ہوتا ہو اسیقدر شاعر کا کمال اور قصیدہ کی عظمت ہوتی ہو۔ مرزا صاحب کا قصیدہ اس سے بالکل معریٰ ہو اور کیونکر نہو جبکہ مرزا صاحب نے صدر قصیدہ مین حسن مطلع کا لحاظ نہ کیا اور الفاظ شنیعہ سے کریہ الصوت بنادیا تو حسن تخلص کیونکر پیدا ہوتا حسن تخلص تو مبنی اسپر ہو کہ شاعر تشبیب سے غرض کیطرف اعلیٰ درجہ کی مناسبت سے رجوع کرے جیسے متبنی کہتا ہو خلیلی انی لا اری غیر شاعر فلم منهم الدعوی ومنی القصائد ؞ فلا تعجبا ان السیوف کثیرۃ ؞ ولکن سیف الدولۃ الیوم واحد ؞ اور کیا اچھا حسن تخلص ہو کہ ایک شعر مین ابوطیب متبنی نے سیف الدولہ کی مدح مین ادا کیا ہو وہ کہتا ہو

نودعهم والبين فينا کانہ ؂ قنا ابن ابی الھیجا فی قلب فیلق ؂ یعنی ہم اُنکو وداع کرتے ہین حالانکہ ہمکا فراق ہمارے لیے سیف الدولہ کا نیزہ ہی جو لڑائی کے دن وسط لشکر مین پڑتا ہی - اسیطرح اور بھی قصائد ابن الرومی اور متبنی وغیرہ کے اسکے شاہد ہین - اس قصیدہ کے ہر دو مطلع اعلیٰ درجہ کے تخلص پر مبنی ہین جسکو ارباب بصیرت اعلیٰ درجہ کے محاسن مین شمار کرتے ہوئے داد دینگے -

(۹) اس قصیدہ کے ہر دو مطلع آخر تک نہایت متانت اور خوش کلامی پر مبنی ہین جیساکہ کسی مہذب باوقار کا کلام ہونا چاہیئے سفیہانہ اور جاہلانہ طریقہ اختیار نہین کیا گیا ہی - ہان جہان سے مرزا صاحب کے قصیدہ کا جواب ترکی بترکی دیا ہی وہان سے البتہ اسی قسم کے الفاظ لکھے گئے جو مرزا صاحب نے اپنے خصم کیلئے لکھے تھے بلکہ بہت اشعار بعینہٖ لوٹ دیئے گئے ہین اور یہ بطریق قول بالموجب ہے جو محاسن کلام سے ہی -

(۱۰) ان اشعار مین بڑے مباحث مندرج کیئے گئے ہین اور مرزا صاحب کے دعوے کے بطلان کو مختلف طریقہ سے مختصر لفظون مین دکھلایا گیا ہی جنکے جواب اسوقت تک مرزائیون سے نہ ہوسکے اور بڑے بڑے مضامین کیطرف اشارہ کردیا گیا ہی گویا دریا کو کوزہ مین بھردیا گیا ہی جو کہ بلاغت کے مبحث ایجاز کا خاص مقصد ہے -

(۱۱) یہ اشعار الحان نحویہ، صرفیہ اور محاورات کی غلطیون سے پاک ہین بخلاف قصیدہ مرزا صاحب کے اُنکے اشعار ان عیوب سے پر ہین جنکی تفصیل ابطال اعجاز مرزا حصہ اول مین موجود ہے -

(۱۲) مرزا صاحب کے قصیدہ مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام حسین رضؓ اور احادیث نبویہ اور امت محمدیہؐ کے نسبت قبیح اور شنیع الفاظ استعمال کیئے گئے ہین جنکی تفصیل آگے آئیگی یہ قصیدہ اس سے پاک در خالی ہی کہین اسلاف کرام کی شان مین ہرگز کسی قسم کی سوء ادبی نہین کی گئی اور نہ مرزا صاحب کیطرح اُنکی شان اقدس مین کوئی گستاخی کے کلمات لکھے گئے -

(۱۳) اس قصیدہ مین صناعات بدیعیہ کا بھی بہت لحاظ رکھا گیا ہی چنانچہ اکثر مقام مین قول بالموجب، صنعت طباق، جناس، قول کلامی وغیرہ جابجا واقع ہوئے ہین -

(۱۴) اس قصیدہ مین وجوہ بیانیہ مثل استعارہ تصریحیہ، استعارہ بالکنایہ، تخییلیہ تمثیلیہ، ترشیح، کنایہ وغیرہ جابجا مستعمل ہین ادیب مبصر غور کرکے نکال لیگا بوجہ طوالت کے مین تفصیل کرنے سے معذور ہون

(۱۵) اس قصیدہ مین مطابقت کلام مقتضی الحال اور اسکے وجوہ کا بہت زیادہ لحاظ کیا گیا ہو اور ہر دو مطلعون مین براعت استہلال مع تعریض وغیرہ موجود ہین جنکو واقف بلاغت بہت اشعار مین پائیگا۔

(۱۶) مرزا صاحب نے ترجمہ مین بہت غلطیان کی ہین چنانچہ بعض کو حصہ اول مین دکھلایا گیا ہو۔ اسمین لفظی ترجمہ چھوڑکر اشعار کے نیچے اُنکا خلاصہ مطلب اُردو مین بامحاورہ لکھدیا ہو کہ ہر اُردو خوان ناظرین کو سمجھنے مین آسانی ہو۔

چونکہ جزا سیئۃٍ سیئۃ مثلہا پر عمل کرکے آخر قصیدہ مین جواب ترکی بترکی دیا ہو اسلیئے ناظرین کو بعذرت کے ساتھ دکھلانا چاہتا ہون کہ مرزا صاحب نے اپنے مضمون اور قصیدہ مین سید المرسلین اور صحابہ کرام اور علمائے اسلام اور مشائخ عظام کی شان مین کسقدر بے ادبیان کین ہین۔

حضرت سید المرسلین خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مرزا صاحب کی بدزبانی

اعجاز احمدی دعوی افضلیت صفحہ ۴۳ اُسکے لیئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا + اور میرے لیئے چاند اور سورج دونون کا اب کیا تو انکار کریگا +

ایضًا صفحہ ۳۲۹ اور اُسکے معجزات مین سے معجزانہ کلام بھی تھا + اسیطرح مجھے وہ کلام دیا گیا جو سب پر غالب ہو +

دعوی سیادۃ صفحہ ۳۵۲ اور مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ذو نسبت ہون + اور اُنکی پاک مٹی کا مجھ مین خمیر ہو +

ایضًا صفحہ ۲ سطر ۲ اب ان بھلے مانسون سے کوئی پوچھے کہ اگر تمھارے بیان مین کوئی بے ایمانی اور جھوٹ نہین تو تم وہ الہام شایع کردہ پیش کرو جسمین خدا خبر دیتا ہو کہ ضرور ایکی دفعہ لڑکا پیدا ہوگا یا یہ خبر دیتا ہو کہ لڑکی کے بعد پیدا ہونیوالا وہی موعود لڑکا ہو۔ اور کوئی اگر ہمنے یہ خیال بھی کیا ہو کہ شاید یہ لڑکا

اعجاز احمدی دعویٰ سادات صفحہ ۱ سطر ۱۴ وہی ہو تو ہمارا خیال کیا چیز ہو جبتک کھلی کھلی وحی آلٰہی نہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس کے خیال سے یہ گمان کیا تھا کہ یمامہ کیطرف میری ہجرت ہوگی مگر وہ خیال صحیح نہ نکلا اور آخر مدینہ کیطرف ہجرت ہوئی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جنکی روایت سے صحاح ستہ مالامال ہو اُنکی نسبت مرزا صاحب کہتے ہین

صفحہ ۱۸ سطر ۱۱- اور معلوم ہوتا ہو کہ بعض ایکدو کم سمجھ صحابہ کو جنکی درایت عمدہ نہین تھی عیسائیونکے اقوال سنکر جو اُردگرد رہتے تھے پہلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہو جیسا کہ ابوہریرۃ جو غبی تھا اور درآیت اچھی نہین رکھتا تھا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت لکھتے ہین

۳۱۵ کیا تو اُسکو تمام دُنیا سے زیادہ پرہیزگار سمجھتا ہو؛ اور یہ تو بتلاؤ کہ اُس سے تمھین دینی فائدہ کیا پہنچا اے مبالغہ کرنے والے۔

۳۳۱ اور مجھ مین اور تمھارے حسین مین بہت فرق ہو؛ کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہو۔

۳۳۲ مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کر لو؛ ابتک تم روتے ہو پس سوچ لو۔..........

۴۶۶ اور بخدا اُسے مجھ سے کچھ زیادت نہین؛ اور میرے پاس خدا کی گواہیان ہین پس تم دیکھ لو....

۴۶۱ اور مین خدا کا کشتہ ہون لیکن تمھارا حسین؛ دشمنونکا کشتہ ہو پس فرق کھُلا کھُلا اور ظاہر ہو۔

علمائے اسلام کی نسبت

۵ پھر بہت کوشش کے بعد ایک بھیڑیے کو لائے؛ اور ہماری مراد اِس سے ثناء اللہ ہو اور رہم ظاہر کرتے ہین۔

۹ اُس نے کمینون کیطرح بغیر دانائی کے کلام کیا؛

۱۸ جسمین ایک طرف بھیڑیا چیختا تھا اور ایک طرف شیر غرّاتا تھا۔

۱۹ اور کھڑا ہوا ثناء اللہ اپنی جماعت کو اغوا کر رہا تھا۔

ص۲۹ اور ثناء اللہ ہر ایک گھڑی ...... فساد کی آگ بھڑکاتا تھا۔

ص۴۲ اور ثناء اللہ نے میرے اوپر نکتہ چینی شروع کی جو ہوی و ہوس کا بیٹا تھا الخ

ص۴۶ حالانکہ ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرا مس نہین پس تعجب ہے اُس مچھر پر کہ کرگس بننا چاہتا ہے۔

ص۴۸ مجھے ایک کتاب کذاب کیطرف سے پہنچی ہے وہ خبیث کتاب اور بچھو کیطرح نیش زن۔

ص۴۰۲ پس مین نے کہا کہ اے گولرہ کی زمین تجھپر لعنت تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی الخ

ص۴۰۳ اس فرومایہ نے کمینہ لوگونکی طرح گالی کے ساتھ بات کی ہے الخ۔

اور میری طرف سے دس ہزار کے انعام کا وعدہ نہین بلکہ وہ شریر جو گالیان دینے سے باز نہین آتا اور ٹھٹھا کرنے سے نہین رُکتا اور توہین کی عادت کو نہین چھوڑتا اور ہر ایک مجلس مین میرے نشانونسے انکار کرتا ہی اُسکو چاہیئے کہ میعاد مقررہ مین اِس نشان کی نظیر پیش کرے ورنہ ہمیشہ کے لیئے اور دنیا کے انقطاع تک مفصلۂ ذیل لعنتین اُسپر آسمان سے پڑتی رہینگی۔ بالخصوص مولوی ثناء اللہ صاحب جو خود اُنھون نے میری نسبت دعوی کیا ہی کہ اس شخص کا کلام معجزہ نہین ہی اُنکو ڈرنا چاہیئے کہ خاموش رہکر ان لعنتونکے نیچے کچلے نہ جائین۔ اور وہ لعنتین یہ ہین۔

۱۔ لعنۃ ـــ

۲۔ لعنۃ ـــ

۳۔ لعنۃ ـــ

۴۔ لعنۃ ـــ

۵۔ لعنۃ ـــ

۶۔ لعنۃ ـــ

۷۔ لعنۃ ـــ

۸۔ لعنۃ ـــ

۹۔ لعنۃ ـــ

۱۰۔ لعنۃ ـــ

وَتلكَ عشرة كاملة

ضمیمہ صفحہ ۳۰ سطر ۱۱۔